# عقود الجواہر فی احوال البواہر



یعنی

# بوہروں کی تاریخ



مؤلفہ مولوی محمد نجم الغنی خانصاحب ابن
مولوی عبد الغنی خانصاحب ساکن رامپور
ملک روہیلکھنڈ

جون ۱۹۰۵ء

محرم سنہ ۱۳۲۳ھ



مطبع مطلع العلوم مراد آباد باہتمام انیس علی
چھاپی گئی

طبع اول ۵۰۰ جلد نمبر ۳۱۴۳-۱ از سنہ ۱۹۰۵ء قیمت ۱۲

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

## ونصلی علی رسولہ الکریم

بوہرے چونکہ شیعہ اسماعیلیہ شیعہ کا ایک فرقہ ہی۔ اس لئے اول شیعہ اور اسماعیلیہ کی حقیقت بیان کرتا ہون شیعہ لغت مین پیرودن اور یارونکے معنی مین ہی۔ اور مجازاً مسلمانون کے اوس فرقے کو کہتے ہین جو حضرت علی اور بی بی فاطمہ اور اون کی اولاد کے ساتھ دوستی رکھتا ہی۔ اور یہہ لفظ یہانتک اس گروہ کے ساتھ مخصوص ہوا کہ اس کا نام مقرر ہوگیا۔ جب کہتے ہین کہ فلان شخص شیعہ ہی تو یہی سمجھا جاتا ہی کہ اوس خاص گروہ مین سے ہی۔ مگر اس گروہ کو حضرت علی اور اونکے اہل بیت کی محبت کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ۔ اور بی بی عائشہؓ اور دوسرے صحابہؓ کے ساتھ بغض و عداوت مین بھی بڑا غلو ہی۔ کیونکہ انکے نزدیک محبت حضرت علی منحصر ہے ان بزرگون کے بُرا کہنے پر۔ اور جو فرقے اس باب مین اونکے ہمخیال نہین اونکو جناب امیر اور اونکی اولاد کا دشمن اور نواصب کہتے ہین گو وہ اُنسے کتنی ہی محبت رکھتے ہون اور نواصب ایک فرقہ تھا مغرب و شام مین جو صرف جناب امیر اور اونکی اولاد سے دشمنی رکھتا تھا بخلاف خوارج کے کہ وہ اُن تمام صحابہ کو جنھون نے باہم لڑائیان کین۔ جیسے طلحہؓ اور زبیرؓ۔ اور حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ و معاویہ و عمرو

بن عاصؓ برا جانتے ہین اور شیعہ کے نزدیک ایمان اور اسلام مین فرق ہی اسی لئے اپنی جانون کو مومن کہا کرتے ہین اور باقی اہل اسلام کو مسلمان بولتی ہین - کہتے ہین مومن وہ ہی جو شرایع کو اوس کے حقایق اور تاویل کے ساتھ جانتا ہو اور مسلمان وہ ہی جو شرایع کو بغیر علم تاویل و تفسیر کے جانتے - تمام شیعہ کا اسبات پر اتفاق ہی کہ آیمہ معصوم ہین غلطی اور سہو اور خطا سے - اور حضرت علی تمام صحابہ سے افضل ہین - اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصب کر دی تھی کہ حضرت علی میرے بعد امام ہین اور امت حضرت علی سے بیعت نکرنے پر مرتد ہوگئی - اور فاضل کے موجود ہوتے مفضول کی امامت درست نہین - خلافت خا[illegible] بیعت کے ساتھ نہ تھی اور نہ وہ امامت کو جامع تھی - امامت خاص [illegible] نابت بدون سلطنت و امارت کے اسی لئے خلفاے ثلثہ کو امام نہین [illegible] تمام صحابہ سے تبرا کرتے ہین سواے چندن کے اور یہ کہتے ہین کہ امام کو جائز ہے کہ وہ حالت تقیہ مین کہدے کہ مین امام نہین ہون - اور انکے نزدیک امامت منحصر ہے اولاد حضرت علی مین مگر اس باب مین شیعہ مین بھی باہم بڑا اختلاف ہی - اور اس اختلاف کیوجہ سے بہت سے فرقے بن گئے ہین - کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی تکفیر کرتا ہے - اصول انمین سے پانچ فرقے ہین - غلاۃ - اور کیسانیہ اور زیدیہ اور امامیہ اور اسماعیلیہ -

# غلاۃ

اگرچہ کیسانیہ اور اسماعیلیہ اور امامیہ مین سے بھی بہت سے فرقے غلو کہتے ہین مگر مراد غلاۃ سے اصطلاح مین اون فرقون سے ہے جن مین یہ اعتقاد مشترک ہے کہ آیمہ و انبیا خدا ہین یا خدا نے ایمہ و انبیا مین حلول کیا ہے یا ان سے متحد ہوگیا ہی اور تعین امام کے باب مین بعض انمین سے کیسانیہ مین اور بعض امامیہ اور زیدیہ کے فرقون مین سے کوئی ایسا نہین سنا گیا جو ان غلاۃ کی طرح ایمہ کی الوہیت یا اونمین حلول الوہیت یا اتحاد کا قائل ہو انکے ۸ فرقے ہین (۱) سبائیہ (۲) کاملیہ (۳) مغیریہ (۴) بنانیہ (۵) جناحیہ (۶) منصوریہ (۷) خطابیہ (۸) غرابیہ

(۹) زبابیہ (۱۰) ذمیّہ (۱۱) اموّیہ (۱۲) غمامیہ (۱۳) رزامیہ (۱۴) غرافیۃ (۱۵) اسحاقیہ (۱۶) نُصَیریہ (۱۷) علویہ (۱۸) مُقنّعیۃ

# کیسانیہ

یہ کل سات فرقے ہیں انمیں قدر مشترک محمد بن حنفیہ کی امامت کا قائل ہونا ہی یہ محمد حضرت علی کے بیٹے تھے انکی ماں بنی حنفیہ سے تھی اسلئے ابن حنفیہ کہلاتے تھے (۱) کیسانیہ (۲) مختاریہ (۳) کربیہ (۴) اسحاقیہ (۵) حربیہ جو کندیہ بھی کہلاتے ہیں (۶) عباسیہ (۷) طیاریہ

# زیدیہ

یہ لوگ زید بن علی زین العابدین بن امام حسین بن علی بن ابی طالب کیطرف منسوب ہیں یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے امام زین العابدین تک امامت کے قائل ہیں بعد اسکے زید بن زین العابدین کو امام اعتقاد کرتے ہیں۔ یہ آٹھ فرقے ہیں۔ (۱) جارودیہ (۲) دکینیہ (۳) سلیمانیہ (۴) تبریہ جسے توبیہ بھی کہتے ہیں (۵) تمیمیہ (۶) یعقوبیہ (۷) خشبیہ (۸) صالحیہ

# امامیہ

ان کا اعتقاد یہ ہی کہ زمان تکلیف امام فاطمی سے خالی نہیں ہوتا اور امامت اولاد بی بی فاطمہ میں ہی آنحضرت کی نص جلی یا خفی کیوجہ سے اور زید بن علی اور اسمٰعیل بن جعفر اور محمد بن حنفیہ کی امامت سے برگشتہ ہیں یہ ۲۴ فرقے ہیں (۱) مُتَمّمیۃ (۲) حکمیہ جسکو ہشامیہ بھی کہتے ہیں (۳) جوالیقیہ انکو سالمیہ بھی بولتے ہیں اور کبھی ہشامیہ بھی کہا کرتے ہیں (۴) زراریہ (۵) یونسیہ (۶) شیطانیہ یہ فرقہ شیطانیہ کے نام سے

بھی مشہور ہی (۷) مفوضہ یا تفویضیہ (۸) بدائیہ (۹) محمدیہ (۱۰)
حسینیہ (۱۱) حسنیہ (۱۲) باقریہ (۱۳) ناصریہ (۱۴) ناؤسیہ (۱۵)
عماریہ (۱۶) عمائیہ (۱۷) اسحاقیہ (۱۸) مفضلیہ (۱۹) موسویہ (۲۰) ممطوریہ
(۲۱) رجعیہ انکو کاظمیہ بھی کہتے ہیں - (۲۲) احمدیہ (۲۳) جعفریہ -
(۲۴) اثنا عشریہ

جب لفظ امامیہ مطلقاً بلاقید بولتے ہیں تو یہی فرقہ مراد ہوتا ہے - یہ لوگ کہتے ہیں امام بارہ ہیں اس ترتیب سے (۱) حضرت علی (۲) امام حسن (۳) امام حسین (۴) زین العابدین بن امام حسین (۵) محمد باقر بن زین العابدین (۶) جعفر صادق بن محمد باقر (۷) موسے کاظم بن جعفر صادق (۸) علی رضا بن موسی کاظم (۹) محمد تقی (تاے فوقانی سے) بن علی رضا (۱۰) علی نقی (نون سے) بن محمد تقی (۱۱) حسن عسکری بن علی نقی (۱۲) محمد بن حسن عسکری جنکی کنیت ابوالقاسم اور القاب مہدی اور منتظر اور صاحب الزمان اور حجت اور قائم ہیں یہی امام منتظر ہیں زندہ غیر مردہ ہیں مگر خوف اعدا سے غائب ہو گئے ہیں اور غیبت کبرے اختیار کرلی ہے

# اِسماعیلیہ

یہ ایک فرقہ ہے شیعہ کا - انکا اعتقاد یہ ہی کہ امامت بعد وفات حضرت جعفر صادق کے اونکے پسر کلاں اسمٰعیل ہیں جو اسمٰعیل الاعرج کرکے معروف ہیں موقوف ہے - کیونکہ امام جعفر نے اونکی امامت کے لئے کہدیا تھا کہ ان ھذا الامر فی الاکبر مالم یہ عاہۃ (یعنی یہ کام بڑے میں ہی جب تک اس میں کوئی آفت نہو) اور سب اولاد امام جعفر میں وہ نجیب بھی ہیں اسلئے کہ اونکی ان جن کا نام فاطمہ ہے حسن بن حسن علی بن ابی طالب کی بیٹی ہیں - تاریخ فرشتہ میں خواجہ علاء الدین عطاء الملک جوینی کی جہان کشای سے نقل کیاہے کہ امام جعفر صادق نے اپنے بڑے بیٹے اسمٰعیل کو ولیعہد بنایا تھا - جب اونھوں نے شراب پی لی تو اونکو معزول کرکے موسی کاظم کو ولیعہد بنایا جو مسماۃ حمیدہ بربریہ کے بطن سے تھے - لیکن صحیح روایت یہ ہی کہ اسمٰعیل جن کی کنیت ابو محمد ہے

امام جعفر کے سامنے عرض ہین کہ مدینہ مین ایک آدمی بجہان اہل مدینہ کے اونٹ چرتے ہین اوسے ملنے اونکی لاش مدینہ مین لائی گئی اور ۱۳۳ ہجری مین بقیع الغرقد مین جو مدینے کا ایک قبرستان ہی مدفون ہوئے تھے اور اونکے والد بیس برس تک زندہ رہے[۱] ابتدا سے اسماعیلیہ مین دو گروہ قایم ہو گئے جسکی تفصیل یہ ہے کہ امام جعفر صادق کی وفات کے بعد اونکے شیعہ کے ایک گروہ نے جان لیا تھا کہ اسماعیل زندہ نہین ضرور مر گئے ہین مگر اونکے فرزند محمد امام ہین اسلئے کہ امامت اونکے باپ مین تھی - اور بیٹا بہ نسبت بھائی کے امامت کے لئے زیادہ حقدار ہی - اور امام جعفر کے شیعہ کا دوسرا گروہ اسماعیل کی حیات کا مقرر رہا - کیونکہ یہ دورہ دراز مقامات پر رہا کرتے تھے اور امام کو انکی کچھ خصوصیت نہ تھی - ان دونون فرقون کے نزدیک امامت اسماعیل کی اولاد مین قیامت تک بنی رہیگی - اور انکے نزدیک آئمہ مین عصمت کا ہونا شرط ہی - اور شیعہ امام جعفر کا تیسرا گروہ جس کو امام موصوف کے ساتھ خصوصیت تھی اور امام سے راوی بھی تھا اسماعیل کی وفات کو یقینی طور پر جان گیا اسلئے امام موسی کاظم کی امامت کا معتقد ہو گیا[۲]

# محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق

عمدۃ المطالب مین لکھا ہی کہ محمد بن اسماعیل اپنے چچا موسے کاظم کے ساتھ رہا کرتے تھے اور موسے کاظم سے دربردہ مخالفت رکھتے تھے جب ہارون الرشید حجاز مین آیا تو اوسنے محمد نے اپنے چچا کی اوس سے چغلی کہائی رشید نے موسی کاظم کو قید کر دیا جہان اونکا انتقال ہوا - محمد بن اسماعیل رشید کے ہمراہ عراق کو چلے گئے بغداد مین انتقال کیا موسے کاظم نے اونکے حق مین بد دعا کی تھی محمد کے بعد دو فرزند باقی رہے تھے اسماعیل ثانی اور جعفر شاعر - اور بعض کہتے ہین کہ محمد اپنے باپ کے انتقال کے بعد دا دا کے ساتھ بغداد مین آ گئے تھے اور وہان لاولد فوت ہوئے[۳] اور تاریخ فرشتہ کے مقالہ سوم مین برہان نظام شاہ کے حالات مین لکھا ہے کہ محمد اپنے دادا کی

---

[۱] منقول از عمدۃ المطالب اور مراۃ جہان نما مین لکھا ہو کہ اسماعیل اپنے باپ سے پانچ سال قبل فوت ہوئے ہین [۲] دیکھو کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ و [۳] صواعق محرقہ ۱۲

جیار مین رہے کیطرف چلے گئے محمد آباد رہے اونھین کیطرف منسوب ہو۔ بعض تواریخ[۱]
سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رے کیطرف اونکا بھاگنا عباسیون کے ہاتھ سے ہوا تھا۔
محمد آباد مین مخفی ہوتے۔ جب اونکی اولاد مین کثرت پیدا ہوگئی تو خراسان اور قندہار اور سندھ
کیطرف چلے گئے اور وہان رہنے لگے۔

# فرقہائے اسماعیلیہ

اسماعیلیہ کے کئی فرقے ہین جن مین قدر مشترک یہ ہے کہ بعد حضرت جعفر صادق کے
اسمٰعیل امام ہین (۱) مبارکیہ (۲) میمونیہ (۳) خلفیہ (۴) قرامطہ (۵) شمیطیہ
(۶) برقعیہ (۷) جنابیہ (۸) مہدویہ۔

## اسماعیلیہ کے ہاتھون اسلام کی بربادی

ان مین بعض بعض اولو العزم ایسے ہوگذرے ہین کہ جن کے ہاتھون سے مذہب اسلام
نے بڑے بڑے صدمے اوٹھائے ہین۔ جو کام اونھون نے کئے ہین اگر اسوقت
کوئی عیسائی بڑی سے بڑی سلطنت مسلمانون اور اسلام کے ساتھ ایسا کرے
تو خود عیسائی دوسری سلطنتین ہی اوس کا کچومر نکالین۔ اور نہایت نفرت و حقارت سے
اوس کام کو دیکھین۔ مثلاً ابو سعید حسن بن بہرام جنابی موسم حج مین مکہ مین بہت سی
جمعیت لیکر چڑھ آیا۔ اور تین ہزار حاجیون کو قتل کیا۔ اور اوسکا بیٹا ابو طاہر سلیمان
سنہ ۳۱۷ ہجری مین موسم حج مین مکہ مین بہت سی جمعیت کے ساتھ چڑھ گیا اور مسجد الحرام
مین گھوڑے پر سوار ہوکر داخل ہوا۔ اور شراب کا پیالہ ہاتھ مین تھا جسے وہان پیا اور اپنے
گھوڑے کو سیٹی دی تو اوسنے مسجد مین پیشاب کردیا۔ اور حاجیون کو بڑی بیدردی سے
قتل کراکر چاہ زمزم مین ڈلوادیا۔ اور باقی کو مسجد حرام مین دفن کرایا اور دروازہ کعبہ کو اوکھڑوا
ڈالا اور حجر اسود کو اوکھڑواکر مقام ہجر کو جو اوس کا دار الحکومت تھا لے گیا اور وہان
سنڈاسون مین ڈلوادیا اور بائیس برس تک حجر اسود اوس کے پاس رہا یہانتک کہ ۳۳۹
ہجری مین خلیفہ عباسی مطیع اللہ ابو القاسم مفضل بن مقتدر بن معتضد والی بغداد نے
تیس ہزار دینار کو اوس سے خریدکے بدستور خانہ کعبہ مین رکھوادیا۔ اسماعیلیہ کو

[۱] دیکھو تاریخ گزیدہ مولفہ حمد اللہ مستوفی ۱۲

بہت بڑی ثروت وقت اوس وقت مین حاصل ہوئی جبکہ اونکی سلطنت افریقہ اور مصر مین قایم ہوئی ؛

# خلفائے مصر اور مہدی بانی سلطنت افریقہ کا حسب و نسب

انمین سے پہلے جس شخص نے تخت حکومت پر قدم رکہا وہ ابو محمد عبید اللہ سے مشہور ہے۔ اور مشہور یہ ہی کہ اوس کا نام عبد اللہ ہے۔ اور بعض کتابون مین اوسکا نام ابو القاسم محمد بن عبد اللہ لکہا ہی۔ اور اوسکے بیٹے قایم کا نام احمد بتایا ہے۔ اور بعض کتابونمین قایم کا نام محمد یا محمد قاسم بن عبد اللہ تحریر کیا ہی لیکن مشہور روایت یہ ہی کہ قایم کا نام محمد اور مہدی کا نام عبد اللہ ہی۔ اور بقول مولف تاریخ فرشتہ نسابہ اور مورخین کے اتفاق کے ساتھ علویہ مصر کی سیادت مشکوک ہی۔ اور مہدی کے نسب مین بڑا اختلاف ہی جسکی تفصیل یہ ہے (۱) ابو محمد عبید اللہ بن محمد بن عبد اللہ قداح بن میمون بن محمد بن اسمٰعیل بن جعفر صادق (۲) عبید اللہ بن احمد بن اسمٰعیل ثانی بن محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق (۳) بعض کہتے ہین کہ عبید اللہ مہدی محمد کا بیٹا تھا جسے حبیب کہتے تھے اور حبیب کا نسب نامہ یون ہی محمد حبیب بن جعفر بن محمد بن اسمٰعیل بن جعفر صادق (۴) عبید اللہ مہدی بن جعفر بن حسن بن محمد بن جعفر شاعر بن محمد اسماعیل بن جعفر صادق (۵) عبد اللہ مہدی بن محمد بن رضا بن عبد اللہ بن تقی بن قاسم بن احمد رضی بن اسماعیل بن جعفر صادق۔ (۶) عبد اللہ مہدی بن رضا بن تقی قاسم بن رضی احمد بن رضا محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق (۷) جمہرۃ النسب مین لکہا ہی کہ عبید اللہ نے ایکبار یہ دعوے کیا تھا کہ مین حسن بن جعفر بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر صادق کا جانی ہون (۸) اور دوبارہ یہ بیان کیا کہ حسین بن محمد بن اسمٰعیل بن جعفر صادق کا بیٹا ہون۔ حالانکہ محمد کا بیٹا حسین کوئی نہین (۹) مہدی بن حسین بن احمد بن عبد اللہ بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر صادق۔ بعضون کا مختار یہ پچھلی روایت ہی۔

غرضکہ علمائے محققین کو مہدی کے نسب مین بڑا اختلاف ہی۔ اور جبکہ انکی سلطنت مصر مین غایت عروج پر تھی۔ اوسوقت مین اونکے فاطمی ہونے سے انکار کیا گیا تھا

بہرصورت جو کچھ ہو تمام اسماعیلیہ خلفائے مصر کو علوی فاطمی اور محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق علیہ کی اولاد مانتے ہیں - بغداد مین ہر عباسی اور مصر مین ہر علوی لفظ شریف کے ساتھ پکارا جاتا تھا - جو لوگ انکو علوی فاطمی نہین مانتے اونکی دلیل بڑی مضبوط ہے وہ کہتے ہین کہ اسماعیل بن جعفر اپنے باپ کی حیات مین مقام عریض مین انتقال کرکے بقیع مین مدفون ہوئے اور اسماعیل کے بیٹے محمد حضرت جعفر صادق کے ساتھ بغداد مین آئے اور وہان لاولد فوت ہوئے - اور نجم الحجاز بن ابن قطان نے کہا ہے کہ بعض مورخین کا قول ہے کہ جعفر بن علی کی ایک کنیز تھی ایک شخص کے ساتھ جو مجوسی یا یہودی تھا - اوس کی آشنائی ہو گئی - اوس عورت نے بہت سامال اوس مرد کو دیدیا اور اپنے مالک کو مارڈالا اوس مرد سے اوس کنیز کے ایک بیٹا پیدا ہوا جو اس مہدی کا دادا ہے اور حلی نے خلاصہ مین لکھا ہے کہ عبد اللہ بن میمون بن اسود قداح بنی مخزوم کے غلامون مین سے تھا اور تیر بنایا کرتا تھا اسلئے قداح کہلاتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ عبد اللہ آنکھون کا علاج کیا کرتا تھا اسلئے قداح کہلاتا ہے اور انساب سمعانی مین آیا ہے کہ میمون جعفر صادق کا غلام تھا - میمون کا بیٹا عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق کے ساتھ مکتب مین رہتا تھا - جب میمون نے وفات پائی تو اسماعیل کی خدمت مین رہنے لگا - اور جب اسماعیل نے بھی وفات پائی تو اوسنے دعوے کیا کہ مین اسماعیل کا بیٹا ہون حالانکہ میمون کا بیٹا تھا - مہدی اسی عبد اللہ بن میمون کی اولاد مین ہے - اہل سنت و جماعت و نسابہ ملک مغرب کہتے ہین کہ ابو محمد عبید اللہ بانی خلافت خلفائے مغرب و مصر عبد اللہ بن سالم بصری کی اولاد سے ہے اور اوس کا باپ بصرے مین نان بائی کی دوکان کیا کرتا تھا - اور نسابہ عراق کہتے ہین کہ وہ ایک یہودی کی نسل سے ہے اور اس کا اصلی نام عبد اللہ یا عبید اللہ نہین ہے - بلکہ سعید نام ہے - اور وہ بیٹا تھا احمد بن عبد اللہ قداح بن میمون بن دیصان کا بعض نے لکھا ہے سعید بن حسین بن محمد بن احمد بن عبد اللہ قداح - یہ حسین جب مقام سلمیہ علاقہ حمص مین گیا تو ایک یہودن کے حسن و جمال کا ذکر سامنے ہوا اور معاملہ اوس کا جو لوہار شوہر تھا حسین نے اوس سے نکاح کر لیا اوس عورت کے ایک لڑکا پہلے خاوند لوہار سے تھا - حسین اُسے بہت چاہنے لگا

اور اوسکی تعلیم مین بڑی کوشش کی - چونکہ حسین لاولد تھا تو اسی کے واسطے اپنی قایم مقامی کی وصیت کی - اور اوسے دعوت کے اسرار سکہاے - حسین کے بعد نے بڑی ترقی کرلی - اور عبید اللہ یا عبد اللہ کے نام سے شہرت حاصل کی اور اپنا لقب مہدی رکہا اور ظاہر یہ کیا کہ پیغمبر خدا نے میرے لئے پیشین گوئی کی ہی - بعض مورخ اس کے خاندان کو علویہ اور اسماعیلیہ اور فاطمیہ کہتے ہین اور بعض مورخ عبیدیین اور بنو مہدی بھی لکھتے ہین لیکن محققین کا خیال ہی کہ مہدی حضرت علی کی نسل سے نہ تھا - بلکہ بمصالح برنظر ڈالکر ادعاے علوی بن گیا تھا - اس نے افریقہ مین خروج کیا - سلطنت عباسی مین ضعف تہا کسی سے اسکی مزاحمت نہوسکی - اوس نے ایک بہت بڑی زبردست سلطنت مغرب مین قایم کی - بنو امیہ اور عباسیون کے بعد حدود ارضی کے اعتبار سے اور نیز اس لحاظ سے کہ عرصے تک بادشاہت قایم رہی علوی سلطنت تیسرے درجے مین شمار ہوتی ہی بغداد سے لیکر اندلس تک علویون کی بادشاہت تھی - کچھ دنون شام مکہ اور مدینہ مین بھی علویونکا زور رہا - اندلس الگ مستقل اور زبردست سلطنت اسلامی عرصے تک علویون کا ایک صوبہ رہی مستنصر باللہ مہدی کے بعد آٹھوان خلیفہ ہوا ہی - اس کے اشارے سے بساسیری نے قایم باللہ کو بغداد مین قید کرکے سال بھر تک مستنصر کا نام خطبے مین قایم رکہا - مستنصر کے عہد مین عباسیون کا خاتمہ ہوجاتا لیکن طغرل بیگ نے جو سلاطین سلجوقیہ مین بڑا اولوالعزم بادشاہ گذرا ہے - اور جن کی سلطنت خراسان مین نہایت زور وشور کے ساتھ تھی بغداد پہونچکر بساسیری کو مغلوب کیا - اور قایم باللہ کو بڑے اعزاز سے پھر تخت پر بٹھایا -

سلاطین علویہ باعتبار خلفاے عباسیہ کے زیادہ پابند احکام شرع تھے - لہو ولعب سے انکو پرہیز تھا اسلئے عباسی مورخون نے براہ تعصب علویون کو مستعصب لکھا ہی -

سلاطین علویہ کے مختصر حالات ذیل مین درج ہین

## مہدی باللہ

مورخ نے بڑے اختلاف کے بعد یہ بات ثبوت کو پہونچی ہے کہ مہدی کا دادا اہواز اور بصرہ اور سلمیہ مین آیا - لوگون کو تشیع اور اہل بیت کیطرف بلانے لگا - اوسکے

انتقال کے بعد مہدی کا باپ قایم مقام ہوا اور اوس نے رستم بن حسین ابن کیدن کو بھیجا
کہ وہ لوگون کو اوس کے مذہب کیطرف دعوت کرے اور رستم نے ایک شخص ابو عبداللہ
شیعی کو بہت سامان و اسباب دیکر علاقہ مغرب کو اس مذہب کیطرف دعوت کے
لئے بھیجا - مہدی کے باپ نے جب [illegible]ھ مین انتقال کیا تو اپنے بیٹے عبیداللہ کے
واسطے خلافت و نیابت کی وصیت کردی اور دعاۃ کا حال اوسے بتا دیا - عبیداللہ نے
اپنا لقب مہدی باللہ قرار کیا - اور خلفائے بغداد کے خوف سے سوداگرون کے بھیس مین
مصر ہوتا ہوا مغرب مین طرابلس کیطرف بھاگ گیا - اور ابو عبداللہ شیعی مہدی کو بڑے
جلوس کے ساتھ افریقہ مین لے گیا [illegible] ہجری تک مہدی سارے افریقہ کے شہرون
کا مالک ہو گیا اور خلفائے عباسیہ کی حکومت سے وہ ملک نکل گیا بلاد مغرب افریقہ مین
انکی حکومت نے بڑی قوت پکڑی مذہب اسماعیلیہ کا جہر کرنے لگے - اس کے داعی
زمین مصر کیطرف پھیل گئے - ایک خلق کثیر نے اونکی دعوت قبول کی مہدی نے
قیروان مین ایک نہایت مضبوط قلعہ مہدیہ نامی بنایا - اور اوس نے ابو عبداللہ شیعی
کو اس خیال سے کہ کبھی باغی نہو جاے مروا ڈالا جسنے مذہب مہدویہ اور نسب
اوس کے لئے اختراع کرکے ایک بڑی سلطنت کا مالک بنا دیا تھا - مہدی باطنیہ
کا عقیدہ رکہتا تھا - علما کو قتل کراتا تھا - اس خیال سے کہ میری مخالفت پر لوگونکو
وعظ و نصیحت نکرین ہمیشہ اصحاب و ازواج رسالت مآب کی ہجو کیا کرتا تھا سواے
حضرت علی اور مقداد بن اسود اور عمار بن یاسر اور سلمان فارسی اور ابو ذر غفاری
کے اور کہتا تھا کہ سرور عالم کی رحلت کے بعد یہ تمام لوگ مرتد ہو گئے تھے سواے
اون پانچ صحابیون کے اور فقہا کو حکم دیدیا تھا کہ سوا اوس مذہب کے جو اوس کا جاری
کیا ہوا تھا دوسرے مذہب پر فتوے نہ دین - اوسکا مذہب یہ تھا کہ بیٹی پوری میراث
کی وارث ہو جاتی ہے - اور طلاق بائنہ سے عدت ساقط ہو جاتی ہے - مغرب مین آ
جاکر یہ دعوے کیا کہ مین امام ہون - اور کبھی مصلحت کے طور پر یہ بھی کہدیتا تھا کہ
امام کے ظہور کا وقت قریب ہے اور یہی ابتدا مین اہل کوفہ و عراق کے سامنے بیان
کیا کرتا تھا - اور کہتا تھا کہ مین امام کا داعی ہون امام جلدی ظاہر ہوا چاہتا ہے
مہدی نے [illegible] برس حکومت کرکے باسٹھ برس کی عمر مین [illegible] ہجری مین

انتقال کیا اور مہدیہ میں کہ اب مملکت تونس میں واقع ہے مدفون ہوا مولف تاریخ گزیدہ کہتا ہے کہ مہدی مغربی پانچ سال مہدی اثنا عشری سے چھوٹا تھا۔ اور مشہور یہی ہے کہ مہدی مغربی سنہ ۲۶۰ھ میں پیدا ہوا تھا۔ اور مہدی اثنا عشری کی ولادت سنہ ۲۵۵ھ میں ہے۔

## قایم بامر اللہ بن مہدی

باپ کے مرنے کے بعد تخت نشین ہوا ابویزید ایک معمولی مدرس نے قایم پر خروج کیا اور قایم کو شکست دی۔ تونس اور قیروان اور رقادہ فتح کر لیا اور قایم مہدیہ میں محصور ہوگیا۔ حالت محاصرہ میں یہ بیمار رہا۔ اور وہیں شوال سنہ ۳۳۴ھ میں مرا۔ بارہ سال حکومت کی۔

## ابوطاہر اسمٰعیل الملقب منصور بقوۃ اللہ بن قایم

یہ بڑا شجاع تھا تخت پر بیٹھ کر اس نے ابویزید کو بھگا دیا۔ اور خود اوس کے تعاقب میں سوڈان تک گیا اور اوس کا پیچھا نہ چھوڑا یہانتک کہ سنہ ۳۳۶ھ میں وہ گرفتار ہوا اور اوسکی کھال نکلوا کر بھس بھروا دیا۔ اسنے شوال کی آخری تاریخ کو سنہ ۳۴۱ھ ہجری میں ۷ سال حکومت کرکے ۳۹ سال کی عمر میں انتقال کیا۔

## ابوتمیم معد الملقب معز لدین اللہ بن منصور

سلطنت نے اسکے زمانے میں عروج پکڑا اور سنہ ۳۵۸ھ ہجری میں ابوالحسین جوہر اپنے والد کے غلام کی کوشش سے معبد فات کا فور اخشیدی والی مصر کے مصر کا مالک ہوگیا جہاں جوہر نے قاہرہ آباد کیا۔ اور اپنا لشکر طرف شام کے روانہ کیا تمام ملک عرب و مصر و بلاد شام میں بھی یہ مذہب پھیل گیا معز نے مصر کو اپنا دار الخلافہ قرار دیا اور پھر برابر سلاطین اسماعیلیہ کا بھی دار الحکومت رہا ۱۵ ربیع الآخر سنہ ۳۶۵ھ ہجری روز جمعہ کو راہی ملک آخرت ہوا۔ ۲۳ سال ۷ ماہ حکومت کی ۴۵ سال عمر پائی۔

## ابو منصور نزار الملقب عزیز باللہ بن معز

عضد الدولہ دیلمی سے اسنے مراسلت جاری کی شام سے اندلس تک تمام ملک عرب پر اس کا قبضہ تھا اس نے ایک یہودی کو گورنر شام میں تعینات کیا - اور ایک مسیحی حاکم مصر کے لئے مقرر کیا - لیکن پھر اپنی غلطی پر متنبہ ہوا - رمضان ۳۸۶ ہجری میں مرگیا ۴۲ سال کی عمر پائی ۲۱ سال خلافت کی -

## ابو علی منصور الملقب حاکم بامر اللہ بن عزیز

یہ بڑا متشرع بادشاہ تھا - اس نے عورتوں کے برقعے پہننے کی مسکرات کی خرید فروخت بند کرادی اسکے وقت میں انتظام شہر بھی اچھا تھا قاہرہ میں مسجد ازہر اسی کی بنوائی ہوئی ہے - لیکن بعض مورخ اسکو فرعون ثانی لکھتے ہیں اور اسکی سختیوں کو حدود شرعی سے متجاوز بتاتے ہیں - اسنے حکم دیا تھا کہ کوئی یہودی اور نصرانی گھوڑے پر سوار نہ ہو گدھے اور خچر پر سوار ہو مگر لوہے کی رکاب استعمال نہ کرے اور ہمیشہ چند گھونگرو لٹکتے رکھے اور حمام میں جاوے تو پاؤں میں گھنگرو رکھے تا کہ مسلمان سے امتیاز رہے - اس کو یہ معلوم ہوا کہ میری بہن کی سپہ سالار کے ساتھ آشنائی ہے اسلئے دونوں کو سزا دینا چاہا تب سالار اور بہن اسکے ارادے سے مطلع ہو کر کچھ آدمی گھات میں لگا دئے - جنہوں نے ۴۱۱ھ میں مار ڈالا ۳۶ سال کی عمر پائی ۲۵ سال حکومت کی تمدن عرب کے صفحہ ۲۰۰ میں مذکور ہے کہ دروز لبنان میں ایک فرقہ ہے جسنے فاطمی خلیفہ مصر الحاکم بامر اللہ کا پیرو ہے اسکی تعداد اسوقت اڑھائی لاکھ نفوس کی ہے - یہ نیم مسلمان اور نیم نصرانی ہیں -

## ابو الحسن علی الملقب ظاہر لاعزاز دین اللہ بن حاکم

یہ بادشاہ بڑا نیک نام تھا اسکی نیکنامی سنکر حاجی خراسان حج کرنے کے لئے جو مصر ہوتے تھے اور وہاں سے خلعت لاتے محمود غزنوی کو اس کی خبر لگ گئی اوسنے فوراً خلیفہ بغداد قادر باللہ کو مطلع کیا حجاج ابھی مصر سے لوٹکر

بغداد ہی مین ہیرے تھے کہ خلیفہ نے اُنسے بازپرس کی اور خلعت کے کپڑے جلائے گئے اور قادر باللہ کے حکم سے ایک محضر لکھا گیا جس کا مضمون یہ تھا کہ خلفائے مصر امام جعفر صادق کی اولاد سے نہین یہ دعوے اونکا باطل ہے۔ ظاہر نے سپہ سالار اور اپنی پھوپھی کو مروا ڈالا تھا یہ خلیفہ شوال سنہ ۴۲۷ ہجری مین ۳۱ ۳۲ سال کی عمر پائی ۱۶ سال حکومت کی۔

## ابو تمیم معد الملقب مستنصر باللہ بن ظاہر

قایم باللہ خلیفہ عباسی نے والی افریقہ سے سازش کرکے اسکو نقصان پہنچانا چاہا لیکن اوسکی حکمت کارگر نہوئی اور اس کے بدلے مین مستنصر کے اشارے سے بساسیری نے قایم کو بغداد مین قید کر دیا۔ تاریخ گزیدہ مین مسطور ہے کہ مستنصر کو نشہ جنون پورا پورا تھا چنانچہ بے سبب قیمتی جواہرات کو ہاون مین پسوا کر پانی مین پھینکا دیتا تھا اور نہایت کنجوس تھا۔ سپاہ کی تنخواہ وقت پر نہین دیتا تھا یہانتک کہ ایکبار تنگ آکر سپاہ نے اوسپر بلوہ کر دیا اور اوسکو پکڑ کر چڑھی ہوئی تنخواہ لی مستنصر نے سنہ ۴۸۷ ہجری مین رحلت کی ۶۷ سال عمر پائی ۶۰ سال حکومت کی۔

## ابو القاسم احمد الملقب مستعلی باللہ بن مستنصر

اسنے حکومت پائی تو اپنے چچا نزار کو مع اوس کے دو بیٹون کے قید کر دیا۔ اور تینون نے قید ہی مین جان دی۔ سنہ ۴۹۵ ہجری مین اس خلیفہ کا انتقال ہوا ۷ سال دو ماہ خلافت کی اجل طبعی سے مرا تھا۔ مگر روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ نزار کے ایک طرفدار نے مار ڈالا ۲۸ سال کی عمر پائی۔

## ابو علی منصور الملقب آمر باحکام اللہ بن مستعلی

اس کے وقت مین شمالی عیسائیون سے بڑی لڑائی ہوائی اور مسلمان غالب رہے ان شمالی عیسائیونکو مسلمان مورخ اہل فرنگ لکھتے مین اسکے وقت مین حسن صباح اسمٰعیلیہ کو شام مین بہت قوت حاصل ہوگئی۔ اور کچھ ملک علویون کا اوس

خاندان کے قبضہ مین آگیا۔ اسکے کوئی اولاد نہ تھی اسلئے اپنے چچا حافظ کو اسنے ولیعہد مقرر کیا۔ ۴۔ ذلعقد ۵۲۴ھ ہجری کو ایک فدائی کے ہاتھ سے مارا گیا ۲۹ سال حکومت کی حافظ ابرو کے نزدیک کچھ کم ۳۴ سال عمر پائی۔ اور تاریخ گزیدہ سے ۳۴ سال کی عمر ثابت ہے۔ بوہرو مین یہ روایت چلی آتی ہے کہ آمر کا صلبی بیٹا چھ مہینہ کی عمر کا اسوقت مین موجود تھا جسکا نام ابوالقاسم طیب تھا اور اوسی کی امامت کے لئے آمر نے نص کی تھی جسکو امرا کے دولت قاہرہ سے بیکر چلے گئے اور مستور ہو گئے۔ اسی لئے بوہرے آمر کے بھائی کی امامت کو تسلیم نہین کرتے۔

## ابو میمون عبد المجید الملقب حافظ لدین اللہ بن امیر ابوالقاسم محمد بن مستنصر

نزاریو نیز اسنے بھی غلبہ نہ پایا۔ اسکے دو وزیر یکے بعد دیگرے فدائیونکے ہاتھ سے مارے گئے اور زوال سلطنت علویہ شروع ہوا جمادی الآخر ۵۴۴ھ ہجری مین یہ خلیفہ فوت ہوا۔ ۷۷ سال کی عمر پائی اور ۲۰ سال خلافت کی

## ابو منصور اسمٰعیل ثانی الملقب ظافر باللہ بن حافظ

اسکو اپنے وزیر عباس بن تمیم کے بیٹے نصر کے ساتھ تعشق پیدا ہو گیا۔ ایک لحظہ اوس کو جدا نہ کرتا تھا اور اوس کو ایک آباد قریہ عطا کیا۔ اطراف مصر کی زبانو نپر یہ بات جاری ہوئی۔ کہ نصر کا مہر قواس سے بھی زائد ہے۔ وزیر کو اس مطعونی سے غیرت آئی۔ اور اپنے گھر دعوت کے بہانے سے بلا کر مروا ڈالا۔ یہ واقعہ ۵۴۹ھ ہجری کا ہے۔ کچھ کم پانچ سال حکومت کی۔ ۲۱ سال کی عمر پائی۔

## ابو القاسم عیسی الملقب فائز بنصر اللہ بن ظافر

اہل فرنگ سے اسکے وقت مین بھی لڑائی رہی۔ بلاد غربی پر اہل فرنگ کا جو قبضہ

ہو چکا تھا وہ مستحکم ہوا۔ اور کچھ حصہ اوسنے انسے واپس بھی لے لیا صفر ۵۵۵ھ میں
مرا پانچ سال حکومت کی اور بقولے چھ سال اور چند ماہ خلافت کی ۱۲ سال کی
عمر پائی۔

## ابو محمد عبداللہ الملقب عاضد لدین اللہ بن یوسف بن حافظ

اسنے اپنے وزیر شاور کے ہاتھ سے تنگ آکر اتابک نورالدین سلطان حلب و دمشق سے
مدد چاہی سلطان نے اپنی فوج شیرکوہ کے ساتھ روانہ کی وزیر نے اہل فرنگ سے
مدد چاہی۔ شیرکوہ نے لشکر مصر و فرنگ دونوں کو شکست دی اور مصر پر قبضہ کر لیا
اور جمعہ کے دن ۲ محرم ۵۶۷ ہجری کو عاضد کے انتقال کے بعد خلفائے
بغداد کے نام خطبہ پڑھا

## امام منتظر یعنی مہدی موعود و دجال

مہدی مغربی کے پیرو اس بات کے معتقد ہیں کہ مہدی آخرالزمان وہی ہے اور دلیل
اس مدعا پر یہ حدیث پیغمبر علیہ السلام کی بیان کرتے ہیں علی راس ثلثمایۃ تطلع
الشمس من مغربہا۔ یعنی ۳۰۰ ہجری کے شروع میں آفتاب مغرب سے نکلیگا۔ اور
کہتے ہیں کہ اس حدیث میں شمس سے کنایہ مہدی کی ذات سے ہے اور مغرب سے
مراد ملک مغرب ہے۔ تاریخ گزیدہ میں مذکور ہے کہ اسماعیلیہ کا اعتقاد یہ ہے کہ دجال
ابو یزید سے کنایہ ہے جسنے قایم پر خروج کیا تھا۔ اور ایک حدیث اس مضمون کی روایت
کرتے ہیں کہ دجال مہدی قایم پر خروج کریگا۔ مگر اثنا عشری شیعہ کہہ سکتے ہیں
کہ اوس حدیث میں شمس سے مراد محمد بن حسن عسکری ہیں۔ اور وہی صاحب الزمان
اور مہدی موعود ہیں۔ کیونکہ وہ مہدی مغربی سے پہلے پیدا ہوئے تھے۔ اور اہل
سنت کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ اور یہ تاویل اونکی مخترعات میں سے ہے

## مہدویہ مستعلویہ اور نزاریہ کی تفصیل

جو اسماعیلیہ مہدی مغربی کی امامت کو ماننے لگے۔ اور اوس کو محمد بن اسمعیل بن

جعفر صادق کی اولاد اور امام برحق جاننے لگے وہ مہدویہ کہلائے۔ مستنصر کے عہد تک مہدویہ کے عقاید ایک ہی چال ڈھال پر رہے۔ اور اسماعیل بن جعفر صادق سے لیکر مستنصر تک ہر ایک خلیفہ مصر و افریقہ کو امام منصوص مانتے رہے مستنصر کے بعد سے ان میں اختلاف واقع ہوگیا اور دو فرقے بن گئے وجہ اسکی یہ ہے کہ مستنصر نے اولاً اپنے بھائی نزار کی امامت کے لئے اپنے بعد نص کی پھر اپنے بیٹے مستعلی کی امامت کے لئے نص کردی ایک جماعت نے نص ثانی کو نص اول کا ناسخ قرار دیا اور مستعلی کو امام برحق جانا۔ یہ لوگ مستعلویہ کہلائے۔ بوہرے اسی جماعت میں ہیں مستنصر کے بعد مستعلی ہی کو مصر کی حکومت ملی تھی۔ اور دوسری جماعت مستنصر کی نص اول کے موافق نزار کو جو مستنصر کے بعد حکومت و خلافت سے محروم رہا۔ بلکہ مستعلی کے حکم سے قید ہوا وہی سچا امام مانتے رہی۔ یہ لوگ نزاریہ مشہور ہوئے جو حسن صباح اسی طریقہ پر ہیں۔ حسن بن صباح حمیری جس کے حالات بہت تفصیل کے ساتھ کتب تواریخ میں مذکور ہیں۔ اور مقامات حریری کے ابو زید سروجی کی نسبت جو کچھ لکھا گیا ہے یا داستان امیر حمزہ میں عمرو عیار کی نسبت جو کچھ کمالات عیاری بیان ہوئے ہیں اون حالات سے حسن صباح کے حالات زیادہ عجیب و غریب ہیں یہ شخص اپنی طمع اور ثروت اور شہرت کے لئے اس دوسرے گروہ کے مقالات کا معاون ہوگیا۔ اور نزار کی طرف سے دعوت شروع کی اور ایک لڑکے کو نزار کی اولاد میں قرار دیکر ہادی نام رکھا اور اسنے سنہ ۱۰۹۰ء میں ہوکر سے قلعہ الموت پر جو سرزمین ایران میں ہے قبضہ کرلیا۔ اور وہاں اسکے پیرووں کو حشاشین کا لقب ملا کیونکہ انکو حشیش[1] یعنی بھنگ اوس موقع پر پلائی جاتی تھی۔ جب انکو متوالا بنا کر کسی اہم کام کے لئے آمادہ کیا جاتا تھا۔ یہ لوگ فدائی بھی کہلاتے ہیں۔ اور حسن شیخ الجبل کہلانے لگا۔ یہ حسن مذہب نزاریہ اسماعیلیہ کا داعی تھا حسن کی انتہائی مذہبی جوش منافقتوں اور عیاریوں اور بے قیدیوں کی وجہ سے یہ سارا فرقہ کتب تواریخ میں ملاحدہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ سعدی نے گلستان میں لکھا ہے۔ عالمی معتبر را مناظرہ افتاد با یکے از ملاحدہ لعنہم اللہ علی حدہ

---

[1] حشیش اسم اصطلاحی بھنگ ست ۱۲ محمد اعظم

انکا اعتقاد یہ ہے کہ امام کو اختیار ہے کہ تکالیف شرعی کو آدمیوں سے دور کر دے معاد جسمانی کا انکار کرتے ہیں۔ معاد روحانی کے قائل ہیں۔ جنت و دوزخ کے منکر ہیں کہتے ہیں کہ ہر شخص کے لئے قیامت اسکی موت ہے۔

## عقائد اسماعیلیہ

اسماعیلیہ کہتے ہیں کہ امامت اسمٰعیل کی اولاد میں قیامت تک ہی رہیگی اور امام کے بعد موت کے دنیا میں لوٹ آنے کے قائل ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ایک جزو الٰہی نے آئمہ میں حلول کیا ہے حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اور دوسرے آئمہ بطریق وجوب مستحق امامت ہیں جسطرح آدم علیہ السلام سجود ملائکہ کے مستحق تھے یہی عقیدہ فاطمیین کا بلاد مصر میں تھا اور اسماعیلیہ کا زعم یہ بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ قادر مختار نہیں ہے۔ وہ جب کسی چیز کو پسند کرتا ہے تو وہ اوسکے بے اختیار موجود ہو جاتی ہے جیسے سورج سے شعاع بے اختیار نکلنے لگتی ہے۔ اور نہ اللہ تعالےٰ صاحب ارادہ ہے بلکہ جو کچھ اوس سے صادر ہوتا ہے وہ اوسکی ذات کو لازم ہے۔ جیسے آگ کو گرمی۔ اور آفتاب کو روشنی۔ اور اسماعیلیہ کے نزدیک ائمہ میں عصمت کا ہونا شرط ہے۔ بعض اسماعیلیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ نصوص قرآن و حدیث کے لئے ظاہر و باطن ہے۔ انکے ظاہری مضمون پر عمل کرنا حرام ہے بلکہ اونکے باطن پر عمل کرنا فرض ہے۔ اسیواسطے انکو باطنیہ بھی کہتے تھے۔ پس انکے نزدیک جو کچھ قرآن و احادیث میں نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج وغیرہ کا ذکر ہے یہ سب چیزیں معانی لغوی پر محمول نہیں۔ یعنی جو کچھ انکے معانی لغت سے سمجھے جاتے ہیں وہ شارع کی مراد نہیں۔ یہ تمام شرائع اسلامیہ کی تاویل کرتے ہیں ظاہر سے حرف امور مزعومہ اپنے کے پھیرتے ہیں۔ مثلاً روزہ کا باطن یہ ہے کہ بھید کو مخفی رکھے۔ اور حج کا باطن امام کے پاس پہنچنا ہے۔ اور نماز کا باطن امام کی فرمانبرداری ہے۔ اسی طرح تمام باتوں کی تاویل کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہر ظاہر کا باطن ہے اور وہ باطن اوس ظاہر کا مقصد ہے۔ اور وہ ظاہر اوس باطن کا مظہر ہے اور کوئی ظاہر نہیں جس کا باطن نہو۔ ورنہ فی الحقیقت کچھ بھی نہیں اور کوئی باطن نہیں جس کا ظاہر نہو ورنہ وہ خیالی ہے اللہ نے عالم ظاہر و باطن پیدا کیا

ہیں عالم باطن عالم ارواح و نفوس و عقول ہیں اور عالم ظاہر عالم اجسام علوی و سفلی
و اعراض ہیں امام عالم باطن کا حاکم ہوتا ہے کسی کو بغیر اوس کی تعلیم کے عالم بالا تک
رسائی نہیں اور نبی عالم ظاہر اور شریعت کا حاکم ہوتا ہے جسکی طرف لوگ محتاج ہوتے
ہیں اور یہ کام سوا انکے تمام نہیں ہوتا اور شریعت کا ایک ظاہر ہوتا ہے جسکو
تنزیل کہتے ہیں۔ اور ایک باطن ہوتا ہے جسکو تاویل کہتے ہیں اور زمانہ نبی یا شریعت
سے خالی نہیں ہوتا اسی طرح امام سے یا اوسکی دعوت سے خالی نہیں ہوتا اور دعوت
کبھی مخفی ہوتی ہے اگرچہ امام ظاہر ہو اور کبھی دعوت ظاہر ہوتی ہے اگرچہ امام مخفی ہو
جسطرح نبی کو معجزہ قولی و فعلی سے جانتے ہیں۔ اسیطرح امام کو دعوت اور دعوی
سے جانتے ہیں اور اللہ کو بغیر امام کے نہیں پہچان سکتے۔ اور امام کا ہر زمانے
میں موجود ہونا ضروری ہے ظاہر ہو یا مستور جسطرح کوئی وقت روشنی روز یا تاریکی
شب سے خالی نہیں ہوتا۔ مہدویہ میں سے بعض کا قول یہ ہے کہ امام حکومت و ولایت
کے وقت گناہوں سے معصوم ہوتا ہے نہ قبل اسکے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے قبل
بھی معصوم ہوتا ہے اور کہتے ہیں کہ امام کا حکم ایجاباً مرد و عورت پر لازم الاتباع
ہے اگرچہ مرضی کے خلاف ہوں اگر امام کسی عورت کا عقد کسی مرد کے ساتھ
کردے تو یہ عقد دونوں پر لازم ہو جاتا ہے اور فسخ نہیں کر سکتے اسی طرح اور تمام
معاملات بیع و اجارہ میں امام کا حکم نافذ ہے۔ اور یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ امام
کو خدا تعالے کے ساتھ مانند حضرت موسی کے ہمکلام ہونا چاہیے حاکم
بامر اللہ خلیفہ مصر کو اس باب میں بڑے بڑے دعوے تھے اور اکثر کوہ طور
پر جاتا اور لوگوں پر ظاہر کرتا کہ مجھسے خدا نے کلام کیا ہے۔ اور مہدویہ کے نزدیک
امام کے واسطے علم غیب کا ہونا ضروری ہے اور انکا اعتقاد یہ ہے کہ لفظ علی جو برا د
او ما و پر کا ترجمہ ہے درود میں آل پر داخل کرنا یعنی یوں کہنا حرام ہے اللہم صل علی
محمد و علی آل محمد بلکہ یوں کہنا چاہیے اللہم صل علی محمد و آل محمد اور انکی
حرمت کے استدلال میں یہ حدیث موضوع بیان کرتے ہیں من فصل بینی و بین
آلی بعلی لم ینل شفاعتی یعنی جسنے مجھہ میں اور میری آل میں لفظ علی کے ساتھ
فاصلہ دیا وہ میری شفاعت سے محروم ہے۔ اماماں مہدویہ اگرچہ باطنیہ تھے

مگر تالیف قلوب رعایا کے لئے لظاہر احکام شرع کی پابندی کرتے تھے اور در پردہ اپنے عقائد کے جاری کرنے مین برابر مصروف تھے اور اپنے سچے دوستون کو بطور باطنیہ کے بھی تعلیم دیا کرتے تھے ۔

## ایمہ یعنی خلفائے مصر کے خوارق

خلفائے مصر کی نسبت وہ وہ خوارق عادات ثابت کئے جاتے ہین جنکو منکر عقل دنگ ہوتی ہی ۔ چنانچہ سیفی نے مجالس سیفیہ کی مجلس سوم مین آمر کا ایک معجزہ لکھا ہی جو ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہوگا کہاہے کہ آمر کا وزیر افضل ابن بدر اپنے دین مین مذبذب تھا ایک شخص جو جادوگری سے ماہر افضل کے پاس بھیجا تھا اور ایک خوان بغیر اوٹھانے والے کے خود بخود اوٹھا آتا تھا لوگ تعجب کرتے تھے ۔ یہ خبر آمر کو پہونچی ۔ افضل کو حکم دیکر اوسی بلایا ۔ آمر کے سامنے بھی اوسنے یہی شعبدہ دکہایا ۔ پردے پر ایک شیر کی تصویر بھی ۔ آمر نے اوس تصویر کو حکم دیا ۔ تم شیر بنکر ساحر کو کھا گیا ۔ افضل شرمندہ ہوا ۔

## اسماعیلیہ کے مذہبی مناصب و مدارج و مراتب

شرح مواقف مین مذکور ہی کہ اس فرقے کا یہ عقیدہ ہی کہ ہر عصر مین واسطے ہدایت لوگون کے سات آدمیون کا ہونا ضرور ہی (۱) **امام** کہ جانب غیب سے اونکو علم اور احکام بواسطہ پہنچتے ہین ۔ اور سلسلہ علوم کی انتہا اوسی کی ذات پر ہوتی ہے (۲) **حجت** کہ امام سے حاصل کرکے دوسرے آدمیون تک پہنچاتا ہے (۳) **ذومصہ** یہ حجت سے علم حاصل کرتا ہے (۴) **داعی اکبر** یہ مومنون کے درجات کو بڑہاتا ہے اور امام و حجت کے نزدیک اونکی ترقی دیتا ہے (۵) **داعی ماذون** یہ طالبین سے عہد و پیمان لیکر امام کی بیعت مین داخل کرتا ہے اور لوگون کو علم و معرفت سکہاتا ہے ۔ (۶) **مکلب** یہ شخص اگرچہ بڑے درجے کا آدمی ہوتا ہے لیکن اسکو دعوت کا اذن نہین ہوتا ۔ اس کا صرف یہی کام ہے کہ مخالف مذہب والے کے

عقائد مین حجت اور دلیل کے ساتھ شبہات دُور کرتا اور اوس کے احتمالات کا جواب دیتا ہے اور جب وہ متحیر ہو کر طلب حق کی درخواست کرے تو یہ داعی ماذون کو بتا دیتا ہے کہ اوس آدمی کے پاس جاؤ اوس سے یہ مقصد بخوبی حاصل ہو جائے گا پھر داعی ماذون اوس سے عہد و پیمان لیکر ذو مصہ کے حوالے کر دیتا ہے۔ اگر طالب کی استعداد ذو مصہ کے مبلغ علم سے بڑھکر ہوتی ہے تو وہ حجت کے پاس پہنچا دیتا ہے۔ اسی طرح حجت امام کے پاس اگر موجود ہو۔

(۷) **مومن** یا درگزشتہ شیعہ کے ہر فرقے مین **داعی** لوگ ہوتے ہین۔ کہ اوس مذہب کیطرف اشخاص کو علم یا مال یا زبان یا ہتھیار کے ذریعہ سے بلاتے ہین انکو اصطلاح مین **دُعاۃ** کہتے ہین جو داعی کی جمع ہے۔ اور جو آدمی امام مخفی اور اوس کے شیعہ کے درمیان مین سفارت کرتا ہے اوسی **باب** کہتے ہین۔

## بوہرہ کی وجہ تسمیہ

یہ ایک اسماعیلی المذہب قوم ہی۔ ابجد العلوم اور سبحۃ المرجان مین لکھا ہی کہ بیوپار ہندوستانی زبان مین تجارت کو کہتے ہین۔ اور بوہرہ کے معنے تاجر ہین اور بوہرے تجار کے معنی مین اس لفظ کی جمع ہی۔ چونکہ یہ ساری قوم تجارت پیشہ تھی اسلئے بوہرہ کہلاتی ہی۔ اور اسی وجہ سی یہ لوگ مرفہ حالی کے ساتھ رہتے ہین اور اس مالا کی ترجمہ گجراتی مین بوہرونکے حالات مین لکھا ہے۔ چونکہ ان نومسلمون نے عربستان کے ساتھ بیوپار جاری کیا جس سے وہ بیوپار کے معنی بوہرے کہلاتے۔

## بوہرون کا حسب و نسب

کتب تواریخ وغیرہ مین لکھا ہی کہ جب سلطان صلاح الدین مصر کا بادشاہ ہوا تو سارے لوگون کو التزام عقائد اشاعرہ[۱] پر آمادہ کیا۔ اور تغیر مذہب اسماعیلیہ مہدویہ و ازالہ تشیع مین کوشش کرنی شروع کی اور سارے قضاۃ شیعہ کو معزول

---

[۱] اشاعرہ اہل سنت کی ایک شاخ ہے اور وہ شافعیہ ہین ۱۲

نکالدیا یہانتک کہ مذہب اسماعیلیہ سرزمین مصر سے جاتا رہا۔ اکثر مردم اسماعیلیہ
اپنے داعی[1] کے ساتھ ملک مصر اور مغرب سے نکلکر جنوبی یمن مین رہے۔
چونکہ وہان شہر حراز مین قدیم سے انکا داعی موجود تھا اُس نے ہندوستان کو چلے
آئے۔ اب گجرات۔ دکن۔ مالوہ۔ کوکن۔ راجپوتانہ مین بوہرے کے نام سے
مشہور ہین۔ قاضی نور اللہ شوستری اثنا عشری جو سنہ ۱۰۱۹ ہجری مین عہد جہانگیر مین
بوجہ تصنیف کتاب مجالس المومنین کے دُرّہ خاردار سے ستر برس کی عمر مین بحکم بادشاہ
اتنے پٹوائے گئے کہ آخر دم نکل گیا۔ مجالس المومنین کی جلد اول مین کہتے ہین کہ
اس زمانے سے تخمیناً تین سو برس قبل ایک فاضل ملا علی نامی کی ہدایت سے جنکی
قبر کھنبایت مین ہے بوہرے مسلمان ہوئے ہین۔ انگریزی بعض کتب تواریخ مین بھی یہی
لکھا ہے کہ بوہرے اصل مین ہندو تھے۔ اس کی تصریح کتاب گجرات اینڈ گجراتی
مولفہ بہرامجی ملباری کے صفحہ ۱۵۲ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۸۲ء مین ہے۔ اور مرآت احمدی
کے ترجمہ انگریزی کے صفحہ ۲۰۹ کے نوٹ مین مندرج ہے کہ بوہرے دراصل ہندو تھے
اور کسی قدر ہندوؤن کے رسم و رواج و عقیدے پر اب تک وہ چلتے ہین۔ راس مالا
کے ترجمہ گجراتی کی جلد اول کے صفحہ ۱۵۰ مین لکھا ہے کہ بھاٹ لوگ کہتے ہین کہ
احمد شاہ نے برہمنون اور مہاجنون کو مسلمان کیا تھا وہ بوہرے بن گئے۔ اور
پریچنگ آف اسلام مولفہ آرنلڈ کے صفحہ ۲۲۰ مین لکھا ہے کہ محمود بیگڑا کے عہد مین جسکی
حکومت سنہ ۱۴۵۹ء سے سنہ ۱۵۱۱ء تک گجرات مین رہی ہے بوہرون کی جماعت اسلام لائی ہے
اور یہ گیارھوین صدی اور چودھوین صدی مین غالباً مسلمان ہوئے ہونگے کیونکہ
شمالی گجرات کے ہندو راجہ انہل واڑہ والے شیعہ داعیون کے ساتھ اچھا سلوک
کرتے تھے اور غالباً کئی نسلون مین وہان اسلام پھیلا ہوگا۔ الیٹ صاحب نے
تاریخ ہندوستان کی پہلی جلد مین الادریسی سے ترجمہ کیا ہے کہ شہر نہروالہ یعنی
انہل واڑہ مین بہت سے مسلمان بیوپاری آتے جاتے ہین۔ اور وہان کا
راجہ اور اوس کا نائب انکی عزت کرتے ہین۔ اور وہان انکی پوری حفاظت

[1] دیکھو قلائد الجواہر فی احوال البواہر ۱۲

کی جاتی ہے الأدریسی کا مؤلف ابو عبد اللہ ہی جو گیارہوین صدی عیسوی مین پیدا ہوا تھا۔

سائیکلوپیڈیا آف انڈیا کی جلد اول کے صفحہ ۴۰۳ مین لکھا ہے کہ ولسن صاحب تحریر کرتے ہین کہ بوہرون کی بنیاد گجرات مین ہوئی ہی۔ اور ایسا پایا جاتا ہی کہ وہ نیچ ہندوون کو مسلمان بنایا گیا ہے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سندھ کی طرف سے آئے ہوئے ہین۔ ایک فاضل بوہرے نے جسکا نام عبد العلی سیف الدین اور سیفی تخلص ہے۔ اور بوہرون کے دعاۃ مین سے ہے ایک کتاب زبان عربی مین بنائی ہے۔ اوسکا نام مجالس سیفیہ ہی۔ اور ۲۰ ذیقعد ۱۲۲۶ ہجری کو یہ کتاب تمام ہوئی ہی۔ اوس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہی کہ بوہرے ہندو سے مسلمان ہوئے ہین۔

## راجہ سدھ راج والی گجرات اور اوسکے وزیر بہارمل اور دوسرے ہندوون کا اوس عبد اللہ کے ہاتھ پر مسلمان ہونا جو مستنصر کے حکم سے ہندوستان مین اشاعت اسلام کے لئے آیا تھا

مجالس سیفیہ کی تین مجالس مین لکھا ہی کہ شیخ آدم صفی الدین بن زکی الدین سے کہا ہے کہ مستنصر باللہ نے اپنے پاس مصر کے دو آدمی بلائے اون مین سے ایک کا نام عبد اللہ۔ اور دوسرے کا نام احمد تھا۔ اور اونکو دعیان مین کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ ان دونون کو ہندوستان کیطرف روانہ کردیا جائے حسب الحکم وہ دونون یمن سے چلکر ہند مین آئے اور شہر کھنبایت کے ساحل پر اوترے یہان کا راجہ ایک راجپوت تھا جسکا نام سدھ راو جے سنگھ تھا تمام ملک گجرات اوسی کے زیر نگین تھا۔ اور دار الحکومت اوس کا شہر پاٹن مین تھا۔ دیادرکھو کہ لفظ سدھ راو مین سین مکسور ہی۔ اور سدھ راج بھی صحیح ہے۔ بلکہ متعارف

سدھ راج ہی ہے۔ اور سین کے ضمے کے ساتھ جو مشہور ہی یہ غلط ہی۔ سِدھ
سین کے کسرے سے کراماتی کو کہتے ہین۔ اور سِدھ راج کے معنی اہل کرامات
کا سردار اور پیشوا ہین۔ اس راجہ کا نام جے سنگھ اور سِدھ راج اوس کا لقب تھا
کیونکہ بڑا مذہبی آدمی تھا۔ اس راجہ کی حکومت کا زمانہ سمبت ۱۱۵۱ بکرمی مطابق
سنہ ۱۰۹۴ء موافق سنہ ۴۸۷ ہجری سے سمبت ۱۱۹۹ بکرمی مطابق سنہ ۱۱۴۳ء موافق سنہ
۵۳۷ ہجری تک ہی سنہ ۱۱۹۹ بکرمی مین انتقال کیا اوس کا ایک رشتہ دار اوس کی جگہ
مسند نشین ہوا

سِدھ راؤ کے وزیر کا نام بھابل تھا اور وہ بھی راجپوت تھا اور عقلمند مدبر
آدمی تھا۔ تمام ملک کی عنان حکومت اوسکے قبضہ اقتدار مین تھی اور بڑے
استقلال سے کام چلاتا تھا۔ سِدھ راؤ جے سنگھ نہایت متعصب تھا۔ مسلمانون سے
دلی بغض رکھتا تھا جو مسلمان اوسکے ہاتھ لگتا اوس کو قتل کرا دیتا۔ اسلام کا سخت
دشمن تھا۔ اور جوگیون کی بڑی عقیدت کے ساتھ پرستش کرتا تھا۔ بہر صورت شیخ عبد اللہ
یمن سے زبان ہندی سیکھ کر آئے تھے۔ اور کھنبایت کے ساحل پر اوترے
اور اون کو اپنی جان کا بہت اندیشہ تہا خوف و رجا کی حالت مین رہنے اور
ساحل کے باغون مین چھپتے ہی۔ ایک روز کھیتون کی طرف اون کا گذر ہوا۔ ایک
آدمی مع اپنی جورو کے کام کر رہا تھا۔ عبد اللہ اوس کے پاس گئے۔ اور پانی دریافت
کیا تاکہ پیوین۔ جواب دیا کہ پانی تو اس کنوین مین تہا لیکن چند روز ہوئے ہیں
کہ ہم اوس سے محروم ہو گئے ہین۔ اور وہ نیچے اوتر گیا اور خشک ہو گیا ہی۔ عبد اللہ
نے کہا کہ مجھے دکھا دو وہ کنواں کہان ہی۔ اون دونون نے کہا کنواں دیکھ کے
کیا کروگے کیا تم اوس مین پھر پانی نکال لا سکتے ہو۔ عبد اللہ نے جواب دیا
نہین بلکہ اللہ ہر شئے پر قادر ہی اور جو چاہے کرے اوس کا حکم کیا ہوا پھر نہین
ہو سکتا ہے۔ پھر عبد اللہ نے اون دونون سے کہا کہ اگر خدا تعالے اسوقت
اس کنوین کے پانی سے تم پر اپنا احسان کرے تو اوسوقت تم دونون میرے
ہاتھ سے مسلمان ہو جاؤگے اور میرے رب پر ایمان لاؤگے دونون بولے
ہان جو تم کہتے ہو اگر اللہ کرے تو ہم وہی کرینگے جو تم کہوگے۔ پس عبد اللہ

کنوین مین اوترے۔ اور اوسکی تھاہ مین ایک نیزہ جو اونکے ہاتھ مین تھا گاڑ دیا
پانی کا سوت جاری ہوگیا۔ اور عبد اللہ باہر نکل آئے۔ اور پانی کنوین سے
اوبلنے لگا یہانتک کہ بھر گیا۔ اور وہ دونون عورت و مرد یہ حال دیکھ کر
مسلمان ہوگئے اور ایمان لائے۔ اور عبد اللہ نے جو کچھہ اونسے کہا۔ قبول کیا
مرد کا نام کاکیلا اور عورت کا نام کاکیلی تھا۔ عبد اللہ ان دونون کے
پاس ٹھیرے رہے دونون اونکی خدمت و حفاظت کرتے تھے یہانتک
کہ اونسے محبت پیدا ہوگئی اور دونون سے عبد اللہ نے زبان ہندی کی تکمیل
و ترقی کی بعد اسکے اون دونون سے ظاہر کیا کہ مین اسلئے بھیجا گیا ہون کہ ہند
مین اسلام ظاہر کرون اور اہل ہند کو ایمان کیطرف دعوت کرون اور اون سے
اس بارے مین مشورہ کیا۔ دونون نے جواب دیا یہ جو تم چاہتے ہو اوسوقت
تمھین ممکن ہوگا کہ جب کوئی ایک شخص ہند کے راجاؤن اور رایون مین سے
مسلمان ہوجاے۔ اور اس ملک مین تمھاری کوشش کا اوسوقت نفع ظاہر ہوگا
کہ جب راجہ کا وزیر بھارل قابو مین آجاے۔ اور بھارل برسے بت کے پوجاری
سے ایک شخص کے ساتھ بہت عقیدت رکھتا ہے۔ اور اوسکی بزرگی کا معترف
ہے۔ اور تحقیق سنے ہر مہینے مین اکثر یہ اوسکی قدمبوسی کے لئے جایا کرتا ہے
اور اوس کے حکم سے سر مو اختلاف نہین کرتا بہت مانتا ہے اوسکی راے پر
چلتا ہے۔ پس اگر تم اوس پوجاری کے پاس پہونچ جاؤ اور وہ تمہارے ہاتھ
پر ایمان لے آئے تو جو کچھہ تم چاہو گے اوس کا ظہور ممکن ہوگا۔ عبد اللہ اس
مشورے کے موجب روانہ ہوے اور شہر کھنبایت مین پہونچے اور وہان مورت
کے مندر تک چلے گئے جہان وہ پوجاری رہتا تھا وہ لڑکون کو پڑھاتا تھا اور
کلوچ ( ग ) کھلو ( ख ) کرکے حرف بتاتا تھا شیخ صاحب سنکر کہنے لگے
پنڈت جی ہنسنے لگے کہ پنڈت جی ایک عجب بات تمہاری تعلیم مین دیکھی کہ تم سکھاتے
تو ایک حرف ہو اور بولتے ہو چار حروف پنڈت انکی بات سنکر متعجب ہوا اور بھید اسکا
دریافت کرنے لگا۔ اونھون نے خلوت کا اشارہ کیا۔ پس خلوت مین جاکر
اوسکے ساتھ بات چیت کی کہ جس سے اوس کا دل اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور جبکہ

وہ انکی طرف مائل ہوگیا اور گڑگڑا کر گفتگو کرنے لگا اوس کو رازہای حقانی سے مطلع
کیا اور یہ کہا کہ تم ہندی مین لکھتے ہو ایک حرف ک ( क ) اور پڑھتے ہو چار
حروف لکھو وہ تین کاف ہین اور بعد اونکے واو پس ان مین پہلے دونون کاف ہر دو
اصل روحانی کی مثال ہین اور دونون ایک جنس سے ہین۔ اور تیسرا کاف
اور واو ہر دو اصل جسمانی کی مثال ہین اور دونون کے درمیان ایک جہت سے
فاصلہ ہے اور ہر ایک ہر دو اصل مین سے ایک متحرک ہی اور دوسرا ساکن او
وہ دلیل اس بات کی ہی کہ ایک دونون مین سے مفید اور دوسرا مستفید ہے
اسی قسم کی باتین ہوتی رہین۔ یہانتک کہ پنڈت عبد اللہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا
اور ایمان لایا پھر عبد اللہ اوس کے پاس بیٹھے رہے اور اوسکی تعلیم و تادیب
و تہذیب مین سرگرم رہے اور سمجھاتے رہے کہ بھارمل کو اس راہ پر لے آو
اور وہ پوجاری عبد اللہ کی رائے پر عمل کرتا رہا جب بھارمل اوس کے پاس
آتا تخلیے مین باتین کرتا بتونکی نقص اور اونکی عبادت کے عیوب اوس کے سامنے
بیان کرتا جب اوس کے کلام نے اثر کیا بھارمل دین اسلام کی تعظیم و تکریم کرنے
لگا۔ وہ ہمیشہ شرف اسلام بیان کرتا تھا۔ پس بھارمل وزیر اوسکی مراد اور میل
جانب اسلام سمجھ گیا اور کہنے لگا کہ آپ صاف صاف بیان کیجئے کہ اگر آپ نے
اپنا دین قدیم ترک کیا ہی اور اوس کے سوا اور دین اختیار کیا ہے تو مین بھی
آپکے ساتھ ہون جس دین پر آپ ہین جبکہ بزرگی اوسکی آپنے پہچانی۔ بھارمل کے
سامنے اوس پنڈت نے اپنا حال بیان کیا اور عبد اللہ کا اظہار کیا یہانتک کہ بھارمل
داخل اسلام ہوا اور اوس سے عہد لیا۔ پھر بھارمل مومن مخلص ہوگیا۔ اور ایمان پوشیدہ
رکھتا تھا اور چھپ کر نماز پڑہتا تھا۔ اور وہان سے کھنبایت آتا جاتا رہتا تھا۔ اور
پنڈت کے پاس ٹھہر کر عبد اللہ سے خفیہ آداب دین اسلام اور اخلاق ایمان اور
علوم آئمہ آل محمد علیہم السلام سیکھا کرتا تھا رفتہ رفتہ اوس کے دین اسلام مین
آجانیکے حال سے اوس کا ایک خدمتگار واقف ہوگیا اور سدھ راج جی
سنگھ سے یہ سارا حال بیان کر دیا۔ راجہ نے کہا کہ اگر مین اوس کو اپنی آنکھ سے
نماز پڑہتا ہوا دیکھ لون تو جیسا کہ اور لوگون کے ساتھ کیا جاتا ہے اوسکو ویسی ہی

سزا دون پھر جا سدھ جی جو ایسے وقت مین راجہ کو لائے کہ بھارل نماز پڑھ رہا تھا، بھارل نے جب یہ بات سنی کہ راجہ یہان آیا ہی اوٹھ کھڑا ہوا۔ اور سلام کیا راجہ نے کہا اے بھارل یہ جو تم کر رہے تھے بڑی بات ہی۔ وزیر نے عرض کیا کہ یہ جو کام مین کر رہا تھا کوئی ایسی چیز نہین ہی جو میرے مخالف حضور سے عرض کیا گیا ہے۔ بلکہ مینے اسوقت ایک سانپ دیکھا تھا کہ نکلا اس صندوق کے تلے چلا گیا۔ جو یہ میرے پاس رکھا ہوا ہی پس مین کھڑا ہوا اوسے ڈھونڈھتا رہا پھر جھک کر دیکھنے لگا تو بھی نہین پایا پھر مین زمین پر سر نکالکر دیکھتا تھا کہ شاید نظر آجاے راجہ نے اوس صندوق کے پیچھے سانپ کو ڈھونڈھنے کا حکم دیا۔ یکایک اوسکے نیچے سے ایک سانپ بل کھاتا ہوا نکل آیا راجہ نے بھارل کی بات کو سچ جانا اور چغلخور جھوٹے ٹھہرے اور بھارل کی آبرو خدا نے بچائی۔ اور اوس پر وثوق زیادہ ہو گیا۔ اوس مندر مین ایک لوہے کا ہاتھی تھا معلق بلا کسی تعلق کے سطح سے اوپر بڑے بت کے بعد اوس کی تعظیم و تکریم کیجاتی تھی۔ اور راجہ سدھ راو جے سنگھ سال ایکمرتبہ کھنبایت مین زیارت کے لیے آکر بڑے بت کی پوجا کرتا تھا۔ جو جو قربانیان ممکن ہوتی تھین چڑھاتا تھا اس سال جبکہ راجہ کھنبایت مین آیا اور یہ ارادہ کیا کہ صبح کے وقت بت کی زیارت کے لیے مندر مین جاے عبد اللہ نے پجاری سے کہا کہ راجہ سے جا کر کہو کہ شب کو ہاتھی نے مجھسے خواب مین بیان کیا کہ مدت دراز سے معلق ہون بغیر سہارے کے کھڑے کھڑے اوکتا گیا ہون۔ اب مین چاہتا ہون کہ ایک پاؤن زمین پر ٹیک دون۔ یہ بات سنکر راجہ اور اوس کے ساتھی متعجب ہوے جب رات ہوئی تو عبد اللہ اوٹھ کر ہاتھی کے پاس گیا اور بغور دیکھا تو وہ ہوا مین معلق پایا گیا۔ اور اوس کے چارون طرف ہر سطح مین سنگ مقناطیس مرصع جڑا ہوا تھا۔ اور ہر سنگ اپنی طرف کھینچے ہوے تھا۔ پس ایک پتھر جو ایک پاؤن کے مقابل تھا اوکھیڑ دیا۔ ہاتھی نے ایک پاؤن زمین پر ٹیک دیا۔ جب صبح ہوئی یہ خبر لوگون مین منتشر ہوئی اور ہجوم عام ہوا راجہ نے سنا تو حیرت و غم مین گرفتار ہوا پھر کئی روز کے بعد عبد اللہ نے پجاری سے کہا کہ پھر جاؤ اور راجہ سے کہو کہ ہاتھی چاہتا ہے کہ دوسرا پاؤن بھی زمین پر ٹیکے اور ویسا ہی کیا جیسا کہ پہلے کیا تھا۔

چند روز مین چارون طرف سے پتھر ادھیڑ ڈالے - یہانتک کہ وہ ہاتھی چارون پاؤن
سے زمین پر آ رہا اور راجہ کو نہایت غم و الم اور حیرت دامنگیر ہوئی بعض آدمیون
نے راجہ کو خبر دی کہ پوجاری نے اپنا دین ایک عرب مسلمان کے لئے جو چند
روز سے اوس کے پاس ٹھہرا ہے تبدیل کر ڈالا ہے - عرب اور پنڈت دونون
نے یہ کچھ کرتب کیا ہے - راجہ سنکر پوجاری اور عبد اللہ پر نہایت خشمگین ہوا -
اور گرفتار کرنے کے لئے سپاہی بھیجے - اوس وقت عبد اللہ ظاہر ہوئے اور
مندر کی سیڑہیون پر جا کر بیٹھے اور کچھ آیات اور ادعیات حرز پڑہتے رہے جب
لشکری اونکے قریب ہوتے گئے تو پھر آگے نہ بڑھ سکے - سپاہی اونکی طرف دیکھتے تھے
اور بڑھ نہ سکتے تھے بلکہ بھاگتے تھے - جب یہ خبر راجہ کو پہونچی تو خود لشکر عظیم
لیکر چلا - جب اتنے قریب ہو چکا کہ شیخ عبد اللہ اچھی طرح نظر آتے تھے تو پاؤن
اوسکے جم گئے - اور اون مین آگ بھڑک اوٹھی - راجہ نے اس حالت سے فریاد
کی اور توبہ کر کے عہد کیا کہ مین تمہارے دین مین داخل ہوتا ہون - عبد اللہ نے
اوسپر نظر رحمت کی تو گویا راجہ اور اوس کے ساتھی زنجیرون سے آزاد ہو گئے
اب راجہ شیخ صاحب کے پاس آیا اور اونکا حال پوچھنے لگا - عبد اللہ نے
کہا کہ اے راجہ اگر یہ بت جسکی تم پوجا کرتے تھے میرے سامنے ذلیل ہو کر
میری خدمت کرنے لگے تو تم اسلام لا کر میرے دین مین داخل ہو جاؤ گے -
جواب دیا جو کچھ تم کہتے ہو کر دکہاؤ گے تو ایسا کرونگا - عبد اللہ نے کہا واللہ علی
ما نقول وکیل (جو کچھ ہم کہتے ہین خدا اوس کا مختار ہے) اور بت کیطرف دیکھ کر فرمایا
او ملعون اوٹھ اور میرا ڈول لیکر جا تالاب سے پانی بھر لا - اور جلد لوٹ آ - پس
یک بیک بحکم خدا وہ بت کھڑا ہوا - اور جواب دیا لبیک وسعدیک اور ڈول
لیکر تالاب پر گیا - اور اوس مین تمام پانی جسقدر تالاب مین تھا بھر لیا اور تالاب
کو خالی چھوڑ دیا کہ مچھلیان اور دوسرے جانور تڑپنے لگے اور ڈول بھر کر عبد اللہ
کے پاس لا کر رکھ دیا - لوگون نے شور و غل مچایا کہ جاندار بغیر پانی کے
فنا ہو جائینگے - اور عرض کرنے لگے کہ آدمیون اور جانورون پر لطف فرما کر
بت کو حکم دیجئے کہ پانی پھر تالاب مین چھوڑ دے - چنانچہ اونہون نے حکم دیا

بت نے پانی ڈالدیا - اور تالاب بدستور بھر گیا - شیخ عبداللہ کی یہ کرامات دیکھکر بہت سے ہندو مسلمان ہوگئے - جسقدر برہمن مسلمان ہوئے اونکی زنار ایک من سے زیادہ وزن مین تھی - شاید من سے یہان مراد ہندوستان کا اصطلاحی من نہوگا جو چالیس سیر کا وزن ہے بلکہ وہ من مراد ہوگا جسکی مقدار بہت ہی ہلکی ہے چنانچہ مطلق من کے لفظ سے اطبا دو رطل عراقی مراد لیتے ہین کہ ۵۶ تولہ ۹ ماشہ بھر کا ہوتا ہے - من مکی ایک سو ساٹھ مثقال من رومی ڈیڑھ سو مثقال من مصری و انطاکیقی ایک سو بیس مثقال - من اسکندرانی دو سو چھبیس مثقال من تبریزی ایک سو چھیاسٹھ یا ایک ہفتہ مثقال - من تبریزی چھ سو مثقال یعنی دو سو تولہ - من شاہی بارہ سو مثقال یعنی چارسو تولہ بھر کا ہے - نام حق کا شعر ہے ؎

درو صنو کن بہ یمن استنجا ✽ زیر بردست درو سے یمن را

اس کارروائی کے بعد شیخ عبداللہ پاٹن کو گئے - اور وہان بھی بہت آدمی مسلمان ہوئے اور سیدہ پور کے بھی بہت سے آدمی مسلمان ہوئے بعد ازان شیخ عبداللہ نے بھارمل کے بیٹے یعقوب کو علم دین سکھایا - اور موت کے وقت اوسکو اپنا جانشین کیا - یعقوب ہند کے داعی رہے - پھر یعقوب نے اپنے چچا تارمل (تاے فوقانی کے ساتھ) کے بیٹے فخرالدین کو واگڑ (باگڑ) مین جو ڈونگرپور کا ملک ہے اور راجپوتانہ مین واقع ہے بھیجا اور وہان اسلام قایم ہوا - اور فخرالدین کفار کے ہاتھ سے واگڑ مین مقتول ہوکر موضع گلیا کوٹ (کواو مجہول کے ساتھ) مین مدفون ہوئے - اونکی قبر بوہرون مین زیارت گاہ عام ہے یعقوب سے داعیان یمن کے اذن سے ہندوستان مین کار دعوت انجام دیا - اور وفات کے وقت اپنے بیٹے اسحاق کو اپنا جانشین کیا - اسحاق نے اپنے بھتیجے علی کو اپنا قایم مقام بنایا - علی بن اسحاق نے (۱) ملا آدم (۲) پیر حسن (۳) اپنے فرزند داود کو علم و ادب سکھا کر ملا آدم کو احمد آباد پیر حسن کو سدھپورہ بھیجا اور داود کو اپنے پاس پاٹن مین رکھا اور وفات کے وقت پیر حسن کو اپنا جانشین کیا اور پیر حسن مقتول ہونے کے وقت اپنا جانشین ملا آدم کو کر گئے - بعد ملا آدم کے

اپنے بیٹے ملا حسن کو اپنا جانشین کیا۔ ملا حسن نے اپنے فرزند ملا راج کو اور ملا راج نے اپنے بیٹے ملا جعفر کو اپنا قایم مقام بنایا یہانتک داعیان گجرات داعیان یمن کے تابع رہے ملا جعفر کے زمانے مین یمن کی دعوت عظمیٰ کا رتبہ منتقل ہو کر سندھ مین داعی یوسف پر آگیا اور داعی ملا جعفر داعی یوسف کے مطیع ہوئے

## کتب تواریخ سے مجالس سیفیہ کی حکایت صدر کا مقابلہ

ایشیاٹک سوسایٹی بنگال کے جرنل جلد ۳ کے صفحہ ۲۴۴ سے بوہرون کی ابتدا کے حالات راس مالا کے گجراتی ترجمے کے صفحہ ۱۵۱۴ مین اسطرح نقل کئے ہین کہ یعقوب نامی ایک آدمی اپنے گھر کی فساد کی وجہ سے اپنا ملک چھوڑ کر ۳۳۳ھ ہجری مطابق ۱۰۳۷ء مین مصر سے کھنبایت کو آیا۔ اوس کے مذہب والونمین سے ہی ہندوستان مین پہلا قدم رکھنے والا وہی آدمی تھا۔ اوسوقت مین اوس مذہب کا سب سے بڑا ملا (جو کئی برس سے یمن مین رہتا تھا) ظہری (ذویب) بن موسے نامی تھا مصر مین خلیفہ مستنصر باللہ کا عمل تھا اور سدراس سنگھ (سدھ راج جے سنگھ) ہندوستان مین پیران پٹن کا راجہ تھا۔ بہت سے ایسے ثبوت مل سکتے ہین جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مستنصر ۴۸۷ھ ہجری مین مرچکا تھا۔ اور اوس کا پوتا حافظ گیارہوان خلیفہ جسنے ۵۲۴ھ ہجری سے ۵۴۴ھ ہجری تک حکومت کی حکمران تھا اس وقت کے بارے مین گجرات کی تواریخ کا سلسلہ گو گڑبڑ سے بھرا ہوا ہے تاہم اوپر کے وقت کے ساتھ ملتا ہوا ہے۔ کیونکہ سدھ راج جے سنگھ کہ جس نام سے بگڑا ہوا لفظ سدراس بنا ہوا معلوم ہوتا ہے ۱۰۹۴ء مین انہل واڑے پاٹن کا راجہ تھا۔ اس کے بیان کے بموجب راس مالا مین اس قصے کو اسطرح پورا کیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یعقوب کھنبایت مین آکر ایک مالی کے مثال رہا جسکو اوسنے اپنے مذہب مین داخل کیا پھر اوسنے ایک برہمن کے لڑکے کو مسلمان کیا سدراس راجہ اور اوسکی دو دیوان تارمل (تا سے فوقانی ہے) اور بھارمل دو بھائی تھے وہ کھنبایت کے ایک مندر مین اکثر جایا کرتے تھے۔ دیا نیر ایک لوہے کا ہاتھی سنگ مقناطیس کے زور سے لٹکا رکھا تھا یعقوب نے اون پتھرون کو نکال ڈالا۔ اور برہمنون کے ساتھ بحث کی

جسمین بھی معقوب جیتا۔ سدھراس کو اور اوس کے درباریونکو ایسی کرامت دکھائی جس سے اونہون نے اوس کا مذہب اختیار کر لیا اور اُنکی متابعت دوسرے ہندوؤن نے بھی کی۔ اور ان نو مسلمون نے عربستان کے ساتھ بیوپار جاری کیا جس سے وہ بیوپاری یعنی بوہرے کہلاتے۔ اس قصے کے صحیح نامون اور حالات مین بہت گڑبڑ پائی جاتی ہی۔ سدھراس سنگھ واقع مین سدھراجے سنگھ ہوگا گجرات مین اس نام سے (سدھراجے سنگھ) سدھراج جے سنگھ مشہور ہی۔ لیکن ٹاڈ اور بھاؤ نے یہ دو دیوان جو لکھے ہین قیاس ایسا جاتا ہی کہ وہ نہروالہ واگھیلہ (گجیں) کے دیوان دو بھائی تیج پال اور وستو پال تھے۔ یہ وہی دو بھائی تو ہوں جن کو ٹاڈ اور بھاؤ نے مشہور کر دیا ہے۔ اور پھر کمار پال یا اجے پال کی باتین جو دوسری جگہہ لکھی ہوئی ہین اور جنکے مطابق راجہ نے دوسرا مذہب اختیار کر لیا تھا سدھراج جے سنگھ کی طرف منسوب کر دی ہین۔ کیونکہ یہ بات محقق ہی کہ سدھراج نے اپنا مذہب نہین بدلا تھا۔ وہ ہندو مذہب پر مرا ہے۔

## سدھراج جے سنگھ کے مسلمانون کے ساتھ عدل و انصاف اور مہربانی کا ثبوت

سدھراج جے سنگھ سولنکی راجپوت تھا اس کے حالات کتب تواریخ مین مفصل مذکور ہین گجرات اور مالوہ اور برہانپور وغیرہ اوس کے زیرنگین تھے قلعہ بھڑوچ اوسی نے بنایا تھا۔ اور سدھپور بھی اوسی نے آباد کیا تھا۔ جامع الحکایات کی الیٹ نے تاریخ ہندوستان کی دوسری جلد مین ایک قصے کا ترجمہ کیا ہے جسکی نسبت اوس کا مولف محمد عوفی کہتا ہی کہ مینے اس قصے سے بہتر دوسرا قصہ نہین سنا۔ محمد عوفی ایک دفعہ کھنبایت مین تھا جو سمندر کے کنارے آباد ہے اوسمین بہت سے سُنّی مسلمان رہتے تھے۔ جو مذہب کے نہایت پابند اور سچے تھے

---

سلہ واو کے بعد یای معروف ہی سلہ دشت مین واو مفتوح ہی ۱۲

وہان اوسنے سنا کہ یہ شہر نہر والہ (اَنہل واڑہ) اور گجرات کے راجہ جے سنگھ کے قبضے مین تھا اور اوس کے عہد مین یہان مسلمانون اور آتش پرستون کی بڑی آبادی تھی مسلمانون کی ایک مسجد تھی اور اوس کے پاس ایک مینار بھی تھا جس مین کھڑے ہوکر موذن اذان دیتا تھا۔ آتش پرستون نے غیر مذہب والون کو مسلمانون پر حملہ کرنے کے لئے بھڑکایا جنھون نے وہ مینار توڑ ڈالا اور مسجد جلا دی۔ اور اسی مسلمان مارے گئے۔ مسجد کا خطیب قطب علی نامی تھا۔ وہ بچ کر نہر والہ کو گیا۔ اور اوسنے تمام مظالم کی فریاد کی۔ مگر راجہ کے درباریون مین سے کسی نے اوس کے حال پر توجہ نہ کی۔ اور نہ مدد دی۔ ہر ایک درباری اپنے ہم مذہبون کو بچانے کی کوشش کرتا رہا قطب علی نے یہ سنا کہ راجہ شکار کو جانے والا ہے وہ جنگل مین جا کر راجہ کی رہگذر پر ایک درخت کے تلے بیٹھ گیا جب راجہ اودھر سے نکلا تو قطب علی نے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ حضور ہاتھی کو ٹھیرا کر میری جو شکایت ہے وہ سن لین۔ راجہ نے ہاتھی کو روک دیا قطب علی نے ایک نظم جو ہندی کی شاعری مین بنائی تھی اور اوس مین یہ تمام واقعہ درج کیا تھا راجہ کے ہاتھ مین دیدی راجہ نے پڑھکر اپنے ایک نوکر کو حکم دیا کہ قطب علی کو اپنے ساتھ حفاظت سے رکھے۔ اور جب مین کہون اوسکو دربار مین پیش کرے۔ اس کے بعد راجہ لوٹا اور اپنے نائب کو بلا کر فرمایا کہ تمام ریاست کا کام تم کرتے رہنا مین تین روز کے لئے تمام چھوڑ کر زنانے مین رہونگا اس عرصے مین ریاست کے کسی کام سے مجھے دق نہ کیا جائے۔ اور اوسی شب کو راجہ ایک سانڈنی پر سوار ہوکر نہر والہ سے کھنبایت کو راہی ہوا اور چالیس فرسنگ (ایک فرسنگ تین میل کا ہوتا ہے) کے فاصلے کو ایک رات دن مین طے کیا اور سوداگر کے بھیس مین شہر مین داخل ہوا اور کوچہ و بازار مین الگ الگ ہو پھر کر قطب علی کی شکایت کے متعلق حالات پوچھتا رہا راجہ کو خوب تحقیق ہوگیا کہ مسلمانون پر ظلم ہوا ہے۔ اور وہ قتل کئے گئے ہین بعد اسکے ایک برتن مین سمندر کا پانی بھرا اور وہ لیکر نہر والہ کو لوٹ گیا جہان تیز روانگی سے تیسری رات کو پہونچ گیا اور صبح کو اوس نے دربار کیا۔ اور قطب علی کو بلا کر فرمایا کہ تم اپنا سلسلہ واقعہ بیان کرو۔ اوس نے تمام و کمال حقیقت سنائی۔ درباری گروہ کے غیر مذہبی آدمیون نے

چاہا کہ اوس کو جھوٹا بنا دیں اور بہائیں اسپر راجہ نے اپنے پانی والے کو حکم دیا کہ وہ پانی سے برتن حاضرین کو دیدے تاکہ وہ سب اوس میں سے پئیں پہلے شخص نے اوس کو پینا چاہا اور چکھ کر چھوڑ دیا اور سمجھ لیا کہ سمندر کا پانی پینے کے قابل نہیں۔ اس کے بعد راجہ نے کہا کہ چونکہ اس معاملے میں جداجدا مذہب والا ایک دوسرے سے تعلق رکھتا اس لئے میں نے کسی پر بھروسہ نہیں کیا اور خود کھنبایت کو جا کر تمام حالات کی تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر فی الواقع ظلم و جبر ہوا ہے پھر اوس نے کہا کہ میرا یہ فرض ہے کہ اپنی تمام رعایا کے حال کی نگرانی رکھوں۔ اور اونکی ایسی حفاظت کروں کہ وہ امن کے ساتھ رہ سکیں اس کے بعد اوس نے حکم دیا کہ غیر مذہب والے یعنی برہمنوں اور آتش پرستوں اور دوسری ذات والوں میں سے دو دو معزز آدمیوں کو سزا دیجائے اور ایک لاکھ بالوترے (چاندی کا سکہ) اوس مینارہ و مسجد کی دوبارہ تیاری کے لئے دئے اور چار پارچے کا خلعت عطا کیا اس خلعت کے کپڑے اب تک رکھے ہوئے ہیں۔ اور کسی بڑے تیوہار کی تقریب میں دکھائے جاتے ہیں یہ مسجد و مینار کچھ روز پہلے تک کھڑے تھے لیکن جب بالا کے لشکر نے ملک نہروالہ پر حملہ کیا اوسوقت میں وہ توڑ ڈالے گئے۔ سید شرف تمیمی (بروزن ملکین) نے اپنے خرچ سے اوس میں پھر بنوایا۔ اور ایک کی بجائے چار مینار تعمیر کرا کر اونپر سونے کے کلس چڑھوائے ہیں وہ اپنی مذہب کی اس عمارت کو غیر مذہب والوں کے ملک میں چھوڑ گیا اور وہ عمارت اب تک موجود ہے۔ غرضکہ بقول محمد اوفی جے سنگھ اوس زمانے کے والیان ملک میں سب سے بڑا اور نہایت مدبر تھا۔ وہ بڑی نرمی کے ساتھ حکومت کرتا تھا۔ اور دوسرے سرداروں کو اپنے دباؤ میں رکھتا تھا۔ مجالس سیفیہ میں جو راجہ کو متعصب اور مسلمانوں کا دشمن بتایا ہے اوسکی تکذیب اس حکایت سے ہوتی ہے جامع الحکایات شمس الدین التمش کے وقت میں سنہ ۱۲۱۱ء کے قریب بنی ہے۔

## امام ابوالقاسم طیب کی ولادت آمر باحکام اللہ کی مجروحی اور وفات طیب کا مستور ہونا۔ اور بیعت حق معہود

مجالس مستفیدین مین لکھا ہی کہ مستنصر باللہ نے (سنہ ۴۸۷ ہجری مین) دنیا سے رحلت کی اوسکا
بڑا بیٹا نزار پہلے ولیعہد تھا اسکے بعد وہ خارج ہوا۔ اور اوس کا چھوٹا بھائی مستعلی
ولیعہد ہوا مستنصر کے انتقال کے بعد مستعلی نے تخت قاہرہ معزیہ پر جلوس فرمایا
اور نزار نے علیحدہ نشان حکومت قایم کیا۔ دونون بھائیون مین جنگ عظیم ہوئی
فدائیان قلعہ الموت ایران سب نزار کی طرف دار تھے۔ اور اہل یمن سب مستعلی کے طرفدار
جب مستعلی کا زمانہ منقضی ہوا اوس کے بیٹے آمر باحکام اللہ نے تخت قاہرہ پر جلوس کیا
۴۔ ربیع الآخر سنہ ۵۲۴ ہجری کو آمر کے ہان بیٹا پیدا ہوا جس کا نام ابو القاسم طیب رکھا
اور جس مکان مین اوس کی ولادت وقوع مین آئی تھی اوس کا نام بیت الحجۃ مشہور مقرر کیا
۳۔ ذیقعد سنہ ۵۲۶ ہجری کو آمر قاہرہ مین سرراہ زخمی ہوا۔ تو اپنی جانشینی کے لئے
طیب کے حق مین وصیت کی اور ابن مدین کو بلا کر طیب کو تربیت کے لئے اوس کے
حوالے کیا اور کہا کہ اپنے بعد اپنے داماد ابو علی کو باب مقرر کیجو پھر او ردصایا کر کے رات مین
آمر نے رحلت کی اور امراے دولت طیب کو لیکر قاہرہ چھوڑ کر چلے گئے اور مستور ہو گئے
جب یہ خبر یمن مین پہونچی تو حرہ ملکہ اور داعی ذویب دعوت مین قایم ہوئے اور طیب
بن آمر کی بیعت لیتے رہے۔ قاہرہ مین مسندنشین خلافت عبد المجید ہوا۔ جس کا لقب الحافظ
لامر اللہ تھا اور مفضل بن بدر وزیر آمر نے قاہرہ کو جب لوٹا۔ اور دین نواصب
جاری کیا۔

**تنبیہ** اس بیان مین کئی باتین واقع کے خلاف ہین (۱) نزار مستنصر کا بھائی
تھا۔ بیٹا نتھا۔ مولف دبستان المذاہب کو بھی یہ مغالطہ وقع ہوا ہے (۲) احمد مستعلی نے
حکومت پاتے ہی نزار کو مع اوس کے دو بیٹوں کے قید کر دیا تھا۔ تینون نے قید ہی
مین جان دی نزار کو علیحدہ نشان حکومت قایم کرنے کا موقع ہی کب ملا (۳)
آمر کے سنہ وفات مین غلطی ہے وہ سنہ ۵۲۴ ہجری مین مرا ہے (۴) تواریخ سے
آمر کا لاولد فوت ہونا اور اپنی جانشینی کے لئے اپنے بھائی کے حق مین نص کرنا
ثابت ہے +

## حرہ ملکہ کے اوصاف اور اوس کے قایم مقام کا تذکرہ

مجالس سیفیہ میں حرہ ملکہ کی بڑی تعریف لکھی ہے۔ کہا ہی کہ وہ علم تنزیل تاویل و حدیث آیتہ و رسول میں متبحر تھے اور داعیان زمانہ اوس ہی سے پڑھ وسے مسائل سیکھتے تھے اور احکام حاصل کرتے تھے۔ اور مشکلات دین میں اوس کے پاس رجوع کرتے تھے۔ جس بات کے طالب ہوتے تھے اوس کے پاس پاتے تھے۔ اور اوس کو علم و زہد و ورع کے ساتھ سیاست و تدبیر میں بھی کمال حاصل تھا۔ ملوک یمن اوس کی بندگی کے خواہان اور اہل زمانہ اوس کی اطاعت مین پویان تھے۔ وہ اپنی حیات مین دعوت و حکومت پر اپنے مردان صاحب فضل کی وفات کے بعد قایم رہی اور اسی کے عہد مین استتار واقع ہوا یعنی طیب بن آمر مستور ہوتے اور جب تک یہ ملکہ زندہ رہی انتظام مین کچھ خلل واقع نہین ہوا۔
حرہ ملکہ نے ۹۲ سال اور چند ماہ کی عمر پاکر شعبان سنہ ۵۳۲ ہجری مین وفات پائی اور جامع مسجد ذی جبلہ مین باہر جانب قبلہ کے مسجد کی ایک منزل مین مدفون ہوئے اوس کی قبر آجتک زیارتگاہ ہی مسجد مذکور کی دیوار جانب قبلہ مین اوس کے حکم سے تمام اماموںکے نام علی بن ابی طالب سے اوس کے زمانے کے امام تک لکھے گئے ہین حرۃ ملکہ کے لیے آئمہ طاہرین کے نزدیک مقام محمود اور مرتبہ عالی تھا اور خاصکر آمر باحکام اللہ نے اوس کو ہر طرح کے فضل سے مخصوص کیا تہا اور تمام آدمیون سے اوس کے مرتبے کو بڑھا دیا تہا اوسی مقام لوز کا حجاب اور بیت حق المعمور کا جس مین طیب ابو القاسم پیدا ہوتے تھے باب معزز کیا تہا اور آمر نے حرہ ملکہ کو حکم دیا تہا کہ وہ طیب ابو القاسم کے حالت ظہور مین اور استتار کی بعد اوسکی طرف دعوت کرے اور دعوت کو اوسکی طرف اور اون آئمہ کیطرف جو اوس کی اولاد سے ہون برابر جاری رکھے پس حرہ ملکہ کو جس بات کے لئے اوس کے مولا نے حکم دیا تہا اوسپر مستعد اور قایم رہی۔
داعی عماد الدین ادریس بن حسن نے کہا ہی کہ حرہ ملکہ نے داعی ذویب بن موسے کو اپنا قایم مقام کرکے اور دعاۃ یمن کا اوسکو قدوہ بنا کے اور داعی خطاب کو اوس کا معاون کرکے دنیا سے رحلت کی پس وہ دونون طیب بن آمر کی وفات تا حیات مین اوسکی طرف دعوت کرتے رہے۔ اور قاعدہ دعوت کا ملتزم کہا

اور طیب کے نشان قائم کئے اور داعی ذویب دعاۃ مطلقین میں سے یمن اور مضافات وجزائر یمن میں اول ہے طیب کے استتار کے بعد اور داعی یحیی بن ملک نے بھی اوسکے لیے رتبہ تسلیم کیا تہا داعی ملک کا شاگرد تھا اور داعی ملک نے المؤید فی الدین (معز الدین) شیرازی سے علم تحصیل کیا تھا۔

## بوہروں کے آیمہ

بوہرے شیعہ میں سے اسماعیلیہ ہیں۔ اور اسماعیلیہ میں سے مہدویہ اور مہدویہ میں مستعلویہ اور مستعلویہ میں بھی خاص ہیں اس لیے کہ تمام خلفاے مصر کو جنہوں نے حکومت مصر کی امام نہیں مانتے بلکہ اونمیں سے آمر تک مستعلی پر رک جاتے ہیں۔ آمر کے بعد اوسکے بیٹے طیب ابی القاسم کو امام برحق جانتے ہیں۔ اور آمر کے بعد حافظ اور ظافر اور فائز اور عاضد کی امامت کے قائل نہیں تو انکی نزدیک یہ چاروں خلفاے غاصب قرار پاتے ہیں۔ کیونکہ خلافت و امامت آمر کے بعد طیب کا حق تہا۔ پس انکے نزدیک جناب سرور کائنات کے بعد ائمہ کی ترتیب اس طور پر ہوتی (۱) حضرت علی (۲) امام حسن (۳) امام حسین (۴) امام زین العابدین (۵) امام محمد باقر (۶) امام جعفر صادق (۷) اسماعیل (۸) محمد (۹) عبد اللہ۔ (۱۰) احمد (۱۱) حسین۔ (۱۲) مہدی۔ (۱۳) قایم (۱۴) منصور (۱۵) معز (۱۶) عزیز (۱۷) حاکم (۱۸) ظاہر (۱۹) مستنصر (۲۰) مستعلی (۲۱) آمر (۲۲) طیب۔

## امام کا تقرر

بوہروں کے نزدیک وجوب امامت کا طریق نص ہے۔ اسیطرح ہر منصب کا حال ہے جو امام یا داعی اپنی حیات میں جسکے لیے اپنی قایم مقامی کی نص کردیتا ہے وہی اوس کا جانشین مانا جاتا ہے بس نہ کوئی اپنی مرضی سے اوس منصب کا دعوے کرنیسے حقدار سمجھا جاتا ہے اور نہ دوسروں کا انتخاب کو اس میں دخل ہے۔ اگر چند آدمی جمع ہو کر کسی شخص کو کسی کی قایم مقامی کے لیے منتخب کرلیں اور اوس کے ساتھ بیعت کریں تو حقدار اور وارث عام نہیں قرار پاسکتا جب تک کہ اگلے کی طرف سے تنصیص

نہ دفع ہو یہی وجہ ہے کہ آمر کے بعد ابوالقاسم طیب کو تو امام حق مانتے ہیں کیونکہ انکے لئے آمر نے تنصیص کی تھی۔ اور حافظ وغیرہ کو امام نہیں مانتے اور انکی نزدیک نص دوم نص اول کی ناسخ ہے۔ یعنی اگر امام ایکبار یہ نص کردے کہ میرے بعد فلاں میرا جانشین ہے۔ اور بعد اس کے یہ کو دوسرے کے لئے نص کردے تو دوسری نص واجب العمل ہے اور پہلی منسوخ ہے یہی وجہ ہے کہ نزار کو امام نہیں مانتے اور مستعلی کو امام جانتے ہیں کیونکہ اولا مستنصر نے اپنے بھائی نزار کی امامت لے لئے اپنے عہد نص کی پھر اپنے بیٹے مستعلی کی امامت کی نص کردی۔

## آئمہ مستور

بوہرے امام جعفر صادق کے بعد چار اماموں کے مستور ومخفی ہونے کے قائل ہیں۔ اور وہ چار ان یہ ہیں عبداللہ اور احمد اور حسین اور طیب

## دعاۃ کا سلسلہ وار بیان

مجالس سیفیہ کی بیسویں مجلس میں فضائل عید غدیر کے بعد بیان کیا ہے کہ علوم دعوت کا مبدء داعی المؤید فی الدین (مؤید الدین) شیرازی ہے جو امام مستنصر باللہ کیطرف سے حجت تھا۔ اور تفصیل اسکی اسطرح ہے کہ مستنصر کے عہد میں عامر بن عبداللہ رواحی یمنی اور علی بن قاضی محمد صلیحی یمن کا قاضی زادہ یہ دو بڑے بڑے داعی تھے یہانتک کہ علی بن محمد نے ۴۲۹ ہجری سے یمن میں اپنا قدم جمایا اور سمی نجاح رئیس تہامہ کو زہر دلوا کر مروا ڈالا ۴۵۳ ہجری سے دو برس کے عرصے میں یعنی ۴۵۵ ہجری تک ساری قلمرو یمن کا بتدریج مالک ہو گیا۔ اور اہل یمن کو مذہب معدویہ میں کرلیا یمن میں [illegible] یام اور قوم بنی ہمدان اسماعیلی المذہب ہیں علی بن محمد صلیحی ابتدا میں سنی المذہب تھا عامر بن عبداللہ رواحی کی کوشش سے شیعہ اسماعیلی ہو گیا تھا اور اس کا بیٹا احمد بن علی بن محمد صلیحی بھی داعی تھا اور یہ دونوں یمن کے حکمران بھی رہے عبداللہ نے امر ائمہ علی بن محمد صلیحی کے ہاتھ سے ظاہر کیا

---

۔ دیکھو تاریخ یمن مؤلفہ نجم الدین عمارہ یمنی ۱۲

اور وہ یمن کا مالک ہوگیا تو صلیحی نے داعی لمک بن مالک حمادی کو مصر بھیجکر اجازت طلب کی مستنصر کا عہد تھا لمک مصر مین پہنچا اور اوس کو داعی موید فی الدین (مؤیّد الدین) کے مکان مین ٹھہرنے کی اجازت ملی سات برس تک داعی لمک داعی مویّد سے علوم آئمہ حاصل کرتا رہا اور جب وہ یمن کیطرف واپسی کی اجازت مانگتا تھا تو قیام کے لئے حکم ہوتا تھا یہانتک کہ داعی لمک نے ۷ ہو مسائل دقیق داعی مویّد سے دریافت کئے جسپر مویّد نے کہا کہ ان کا جواب مین نہین دے سکتا امام دینگے اور اوس کو امام کیخدمت مین لے گیا تو مسئلے کے جواب کے ساتھ خلعت ملتا گیا۔ داعی علی بن محمد صلیحی کے انتقال کے بعد داعی لمک یمن کا داعی قلم مقرر ہوا۔ اور یہ شخص بڑا عالم تہا۔ اس سے بہت سے داعیون نے علم حاصل کیا۔ اور یون تو اوس کے بہت سے شاگرد تھے مگر اعلی درجہ کے دو ہی ہوئے ایک اوس کا بیٹا داعی یحیی اور دوسرا داعی ذوئب قائم ہوا تہا جب داعی ذوئب کی عمر پوری ہوئی تو اوس نے اپنی قائم مقامی کے لئے داعی ابراہیم بن حسین کی نسبت نص کی اور اوسے اپنی طرح امام کے لئے باب مقرر کیا اور ابراہیم نے اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹے قائم کے حق مین ایسا ہی کیا اسی طرح ابراہیم کے بعد دعاۃ مین سب کرتے رہے اور اپنے قائم مقام کے لئے نص کرتے رہے اور سلسلۂ دعوت ایک دوسرے سے منتقل ہوتے ہوئے خلف عن سلف داعی عماد الدین ادریس بن حسن تک پہنچا یہ شخص عالم متبحر تھا اس وقت دعوت مین بڑا اختلاف پیدا ہوگیا۔ اور یہ بات کہی جاتی تھی کہ دعوت ہندوستان کو منتقل ہوگی پھر ہند سے تحصیل علم کے لئے چار شخص بلائے گئے یہ چار شخص جو اہل حسب و فضل تھے ہند سے یمن مین بھیجے گئے (۱) داعی یوسف بن سلیمان ساکن سیدپور (۲) داعی جلال الدین (۳) داعی داود بن قطب شاہ (۴) داعی داود بن عجب شاہ یہ تینون شخص احمد آباد کے رہنے والے تہے۔ غرضکہ چارون طالب علم یمن مین جاکر حضرت دعاۃ کیخدمت مین تادیب و تہذیب پاکر مرتاض ہوئے اور تمام علوم حقہ حاصل کرکے ہند کو واپس آئے۔ آخرکار داعی ادریس بن حسن جو یمن کا آخری داعی تہا دعوت کی نص یوسف ابن سلیمان پر کی اوسوقت سے دعوت یمن سے

ہند کو منتقل ہوئی یوسف اپنے زمانہ حیات تک دعوت مین قایم رہا اور اوسکے اپنے
بعد داعی جلال الدین کو منصوص کیا اور داعی جلال الدین بنے داعی داود ابن
عجب شاہ کو اپنا جانشین بنایا اور داعی داود نے داعی داود ابن قطب شاہ کے
لئے اپنی قایم مقامی کی نص کی یہ چارون شخص بڑے کامل و ماہر تھے چنانچہ
داعی داود بن قطب شاہ علما سب سے زیادہ اور علما سب سے بزرگ تھا اس سے
علماے دعوت سے نے علم حاصل کیا۔ مثلاً (۱) داعی شیخ آدم صفی الدین۔
(۲) داعی عبد الطیب زکی الدین ابن داعی داود ابن قطب شاہ (۳) شیخ امین جی
ابن جلال۔ اور داعی عبد الطیب زکی الدین سے اوسکے بھائی داعی قطب الدین
نے اخذ علوم کیا۔ اور قطب الدین سے داعی شجاع الدین پیرخان نے سیکھا
اور داعی شجاع الدین سے اوس کے بیٹے شیخ نجم خان نے فضل و کمال کی
تحصیل کی پھر اوس سے اوس کے شاگرد خانجی بھائی ابن پیرخان نے علم
ادب حاصل کیا اور یہ شخص اپنے اوستاد کی طرح فاضل متبحر اور پرہیزگار تھا اور اہل
علماے دعوت سے ہے جو اوس کے بعد ہوتے۔ داعی بدر الدین نے
خانجی بھائی کو متولی خدمت دعوت کرکے احمدآباد کو بھیجا تھا۔ اور اوسکے
پاس تحصیل علم کے لئے داعی کلیم الدین اور شیخ صفی الدین کو بھیجدیا تھا جب صفی الدین
اپنے اوستاد کے پاس سے تحصیل علم کرکے واپس آیا تو اپنے آبائی وطن نگر مین
درس علوم کیا کرتا تھا اور احکام دین کے اجراءمین مصروف تھا اوسی سے شیخ عبد القادر
کلیم الدین ابن ملا خان نے علم تحصیل کیا۔ اور شیخ عبد القادر سے اوس کے بھتیجے
شیخ حبیب اللہ ابن آدم بھائی ابن لاڈخان نے علم حاصل کیا۔ اور شیخ حبیب اللہ
سے شیخ رحمت اللہ ابن ملا حسن نے سیکھا۔ اور شیخ خانجی بھائی جب احمدآباد
سے مراجعت کرکے اودیپور مین آیا تو یہان ایک مدرسہ قایم کیا۔ اور درس
علوم و عبادت مین مشغول رہا۔ شیخ لقمان جی ملا حبیب اللہ عنفوان شباب مین
رامپوری سے چلکر اودیپور مین آیا۔ اور شیخ خانجی بھائی ابن پیر خانجی سے
تحصیل علم کرنے لگا۔ اور شیخ لقمان جی سے اوس کے بیٹے مہتہ اسد
(ابن ملا ولی محمد ابن شیخ لقمان جی) نے تحصیل علم کی۔ خانجی بھائی کا مزار

اور یہ مور ملک میں اہی ہی اور بوہرے بڑے ذوق و عقیدت سے ہمیشہ اوس کی زیارت کرتے ہیں اگر کی بتیاں جلاتے ہیں مروے کے پتے چڑہاتے ہیں جن سے بہت ہی مست خوشبو آتی ہے۔

## کتب اصول علم دعوت

اصول علم دعوت میں چار کتابیں ہیں اول ورا کے علے اونکی رسائل اخوان الصفا دوم کتاب راحۃ العقل۔ سوم کتاب تاویل الدعائم چہارم المجالس المویدہ جو شخص ان کتب کا عارف ہو اور مبلغ علما کو پہنچا ہو وہ اوس بات کا مستحق ہے کہ اوس سے مسائل حاصل کیے جائیں اور اوس کے قول پر وثوق کیا جائے اور ہر ایک علم رسائل اخوان الصفا میں موجود ہے رسالہائے اخوان الصفا کا مؤلف احمد بن عبداللہ ہے۔ اور فوائد المجموعہ میں شوکانی نے لکھا ہے کہ رسائل اخوان الصفا کا بنانے والا زید بن رفاعہ ہے۔

## علمی و ادبی کیفیت اور مذہبی رازداری

بوہرے میں بڑے بڑے ادیب زیادہ عربی کے ہوتے ہیں نظم و نثر فصاحت و بلاغت کے ساتھ لکھتے ہیں۔ ہمیشہ کتب عربی لکھتے ہیں زبان فارسی اردو وغیرہ کی کتابیں شغل میں نہیں رکھتے۔ علماء آپس میں خط و کتابت بھی عربی زبان میں کرتے ہیں اور جو بے علم ہیں وہ گجراتی او رار دو میں لکھتے ہیں۔ بوہروں کے علما کسی سے مناظرہ نہیں کرتے۔ خاصکر مذہبی مناظرے سے بالکل بچتے ہیں۔ نہ اپنے مذہب کے اصول و فقہ و حدیث و تفسیر و عقائد کی کتابیں غیر مذہب والے کو دکھاتے ہیں اس باب میں اون کا عہد ہے اور مجھکو جو کچھ انتخاب مجالس سیفیہ و عنبرہ کا ملا وہ ایک بڑی تدبیر سے ہاتھ لگا ہے۔

## بوہروں کے ملا یعنی داعی

اون لوگوں کی علمی و تاریخی تحقیق پر افسوس ہے جو سورت کے بڑے ملا کو ہر وقت

کا امام لکھا ہے ہیں ۔ نواب صدیق حسن خان مرحوم پر بھی یہ امر منکشف نہوا کہ وہ داعی
ہیں امام نہیں ہیں اسی لئے اونہوں نے کشف الغمہ عن افتراق الامہ اور حقیقۃ الاکوان
مین انکو امام لکھا ہے حالانکہ فرقہ اسماعیلیہ میں امامت منحصر بی بی فاطمہ علیہا
السلام کی اوس اولاد مین جو اسماعیل بن جعفر صادق کے سلسلہ نسب مین ہے
سورت والے ملاجی تو داعی ہین یہ نہ اپنے آپ کو اولاد اسماعیل کہتے ہین نہ
امامت کا دعوے کرتے ہین ۔ مینے ملا نجم الدین عبد القادر مرحوم کی مہرایک
کاغذ پر دیکھی تھی جس مین صاف داعی کا لفظ اونکے نام کے ساتھ تھا ۔ ملا نجم الدین
عبد القادر جبکہ اودیپور مین تشریف لائے تو میرے والد کے ساتھ اونکو بہت محبت
پیدا ہو گئی اور وہ اونکے علم وفضل کی بڑی قدر و منزلت کرتے تھے کچھ متالف بھی
دیتے تھے نہایت سخی و خاص آدمی تھے فی الحال اونکے بیٹے مولانا برہان الدین
جانشین ہین ۔ اور داعی حال کے بھتیجے سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق سنہ [illegible] ء مین اودیپور
مین آئے تھے جنکا نام نعمان ہے اور نہایت خوش سیرت اخلاق مجسم ہین تجھے بھی
بوجہ مشورہ طبی کے محبت پیدا ہو گئی تھی بڑی دہوم سے اونکی دعوتین بوہرون نے
کین اور ہزارون روپیہ اونکے لئے جمع کیا جو لوگ دعوت نہین کرسکے اونکی نسبت یہ
یہ قرار پایا کہ نعمان بھائی اونکے مکان مین جائین اور اہلیانہ قدمبوسی کرکے جو کچھ
توفیق ہو نذر پیش کرین ۔ بوہرونکے داعی سابق مین احمد آباد ملک گجرات اور برہانپور
ملک خاندیس اور اوجین ملک مالوہ مین رہتے تھے اب کئی پشت سے بندر
سورت مین رہتے ہین اور دس لاکھ روپیہ کے قریب سالانہ قوم بوہرہ سے
اونھین پہونچتا ہے ۔ امیرانہ ٹھاٹ سے بسر کرتے ہین ۔

## بوہرون پر اہل سنت وجماعت کی حکومت کا کیا اثر پڑا

شاہان دہلی چونکہ سنت وجماعت تھے اسلئے بوہرونکی آبادی ایسے مقاموں پر
نہین جمنے پائی جہاں دہلی کی حکومت کا زور و تسلط زیادہ تھا ۔ گورنمنٹ انگریزی
کو جبسے ہندوستان پر تسلط حاصل ہوا تو بوہرونکی قوم بھی علانیہ مذہبی مراسم
ادا کرنے لگی ۔ اور شاہان اسلام کے عہد مین وہ سب سنت وجماعت ہوگئے تھے

یہ لوگ زیادہ تر تقیہ کرتے تھے۔ سلطان ظفر نے جو سلطان فیروز شاہ والی دہلی کا
امیر اعظم تھا گجرات پر تسلط پایا تو بہت سے بوہرے اوسکی وجہ سے سنت جماعت بھی
ہو گئے تھے چنانچہ اس ملک مین سنت وجماعت بوہرے موجود ہین۔ بھڑوچ کے ضلع مین
جو گجرات مین واقع ہے مسلمانونکی ایک ذات ہے جو کھیتی کرتی ہے اور بوہرہ کہلاتی ہے
اور بیوپار کرنے والے بوہرونسے یہ قوم غیر ہے۔ یہ لوگ کبھی کبھی گاڑی بھی چلاتے
ہین مگر خاص پیشہ ان کا کاشتکاری ہے۔ اون کا لباس اور طرز معاشرت اور
اونکی زبان کُنبی یا دوسرے ہندو کاشتکارونکی سی ہے۔ وہ پہلے تو ہندو ہی تھے
اونکی صورت اغلب بہت سے کولی اور راجپوت اور تھوڑے سے کُنبی تھے
وہ لوگ ایسا بیان کرتے ہین کہ گجرات کے سلطان محمود بیگڑہ کے وقت مین
وہ مسلمان کئے گئے تھے۔ یہ بوہرے گجراتی زبان مین بات چیت کرتے ہین اور یہ سب
سنی المذہب ہین۔ مرآت سکندری اور اوسکے ترجمہ انگریزی مین لکھا ہے کہ محمود بیگڑہ
سنہ ۸۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۴۵۹ء مین مسند نشین ہوا اور سنہ ۹۱۷ ہجری مطابق سنہ ۱۵۱۱ء
مین فوت ہوا۔ مرآت احمدی مین لکھا ہے کہ دو وجہین اوسکی بیگڑہ کہلانے کی متعلق
بیان کیجاتی ہین (۱) اوسکی مونچھین لمبی اور سیدھی بیل کے سینگھون کی طرح تھین
بیگڑہ اوس بیل کو کہتے ہین جسکے سینگ ادہر اودہر پھیلے ہوے ہون (۲) بے
گجراتی زبان مین دو کو بولتے ہین گڑھ قلعہ کے معنی مین ہے۔ چونکہ اوسنے دو نامی
قلعے جونہ گڑھ اور چانپانیر فتح کئے اسلئے بیگڑہ کہلایا۔

سبحۃ المرجان اور ابجد العلوم مین ذکر کیا ہے کہ محمد طاہر مؤلف مجمع البحار نے
کہ قوم کا بوہرہ تھا مہدویہ بوہرونکی عقائد کی درستی کا مصمم ارادہ کرلیا اور
یہانتک اصرار کیا کہ جب تک یہ کام پورا نہوگا سر پر عمامہ نرکھونگا جب اکبر شہنشاہ
ہندوستان نے سنہ ۹۸۰ ہجری مین گجرات کو فتح کیا تو ملا شہنشاہ کے حضور مین
مدد کی التجا لیکر حاضر ہوا۔ شہنشاہ نے اپنے ہاتھونسے ملاکے سر پر عمامہ
رکھا اور کہا کہ مین تمھارے مدعا کے موافق اس قوم کی بدعت دفع کرنے مین
پوری کوشش کرونگا۔ اور شہنشاہ نے اس غرض سے حکومت گجرات
پر خان اعظم مرزا عزیز کو مقرر کیا خان اعظم نے بوہرونکی بدعت دفع کرنیمین

کوشش کی یہانتک کہ اس قوم کے اکثر شاہیر تقیہ کرنے لگے اور عابجا بہت کچھ
ابھی یہ بدعت بخوبی دفع ہونے باقی تھی کہ خان اعظم کی جگہہ عبدالرحیم خان
خانان مقرر ہوگیا یہ شیعہ مذہب تھا بوہرے کھلم کھلا پھر اپنے اعمال کو ادا
کرنے لگے اور مذہب مہدویہ ظاہر ہوگیا شیخ نے یہ حالت دیکھکر پھر عمامہ
اپنے سر سے اوتار ڈالا اور تدارک کے لیئے درگاہ اکبری کیطرف رجوع کی سنتا ہوں
اون دنون اکبرآباد مین تھا بوہرن نے ملا کا پیچھا کیا یہانتک کہ اوجین مین ملا کو
سنہ ۹۸۶ ہجری مین مار ڈالا۔

## بوہرون کا طرز معاشرت

یہ سارا فرقہ نماز روزے کا پابند ہی اور اپنے مرشد کی اطاعت مین سرگرم ہے
کوئی ڈاڑہی نہین منڈاتا بلکہ داڑھی کو کبھی قینچی بھی نہین لگاتا۔ اور سر پر بال
نہین رکہتا نہ حقہ پیتا ہی نہ تمباکو کھاتا ہے نہ سونگھتا ہے۔ یہ لوگ مسکرات کی
قریب بھی نہین جھکتے جس قصبے یا شہر مین بوہرے رہتے مین وہان انکی تمام
جماعت ایک محلے مین سکونت رکھتی ہی دوسرے مذہب والے کو اوس مین جگہ
نہین دیتے اور اپنی مسجد اور جماعت خانہ اور قبرستان بھی سب سے علیحدہ رکہتو
ہین اور اپنی شادی وغمی مین سوائے اپنی برادری کے دوسرے کو دخل نہین
دیتے اپنی ہی قوم مین بیاہ شادی کرتے ہین - اور ناچ رنگ باجا وغیرہ نہین
کرتے مگر آتشبازی چھوڑتے ہین۔ کسی غیر مذہب والے کی مسلمانون سے بیٹی
نہ لیتے ہین نہ اسے دیتے ہین۔ بوہرے ہندوون کے کہانے اور پانی وغیرہ
سے اکثر پرہیز رکھتے ہین۔ مگر مرات احمدی کے ترجمہ انگریزی کے نوٹ مین مندرج ہی
کہ بوہرے کسی قدر ہندوون کے رسم ورواج اور عقیدی پر اتباع کرتے ہین انکے ہان
مستورات کے پردے کا رواج نہین۔ عورتین باہر پھرتی ہین لہنگے پہنتی ہین۔
یہ لوگ سود علانیہ دیتے لیتے ہین۔ اور دیوالی مین کنگٹ کی رات کو دوکانو پر
ہندوون سے زیادہ روشنی اور سامان خوشی کا اہتمام کرتے ہین۔ اور اوسی دن
حساب وکتاب کی نئی بہیان شروع کرتے ہین۔ پرانی کہیون کو بند کرتے ہین

اور ہندی مہینون اور تاریخون کے اعتبار سے حساب کتاب کرتے ہین

## لطیفہ

روزانہ پیسہ اخبار نمبر ۱۳۱ مین لکھا ہی - یہ قوم تجارت پیشہ ہی - اور اسی وجہ سے اسمین زیادہ فارغ البالی ہے - بوہرہ قوم مسلمانون خصوصاً سنیون کو حقیر جانتی ہی اور ہمیشہ منہ چڑھکے بات کرتی ہی - یہ فرقہ نہ سنیون مین ملتا ہے اور نہ شیعون مین بلکہ یہ اماوسی فرقہ ہے - اماوس دیکھکر ان مین روزہ رکھا جاتا ہی - اور کل کام گویا اماوس پر ہی ہوتا ہے یہ فقرہ نامہ نگار نے شاید مذاقیہ لکھدیا ہے - یہ فرقہ ضرور شیعون مین داخل ہی شیعون سے انکو نکالنا تحقیق و انصاف کے خلاف ہے - ❊

## نماز - زکوۃ - صدقہ فطر - لیالی مکرمہ - صوم مسنونہ

بوہرے ہاتھ کھولکر نماز پڑہتے ہین اور نماز کا اتنا سامان تہ مند کرتا سوئی مصلا جدا رکھتے ہین - نماز کے وقت ملبوس ستعمل کو اوتار کر نماز کے کپڑے پہن لیتے ہین - مگر یہ بات مسجد مین ہوتی ہی کسی اور جگہ ستعمل کپڑون سے ہی نماز کر لیتے ہین - مسجد مین عورتون کے واسطے بھی ایک حصہ علحدہ رکھتے ہین - نماز تین وقت پڑہتے ہین - ظہر اور عصر کو ملا لیتے ہین اور مغرب و عشا کو ملا کر پڑہتے ہین - اور فجر کو پڑہتے ہین جسوقت حنفیہ پڑہتے ہین جس امام بطور عامل و قاضی کے داعی کیطرف سے ہر بستی مین بوہرون کے لئے مقرر ہوتا ہے اوسکی معرفت سالانہ نذرانہ ہر ایک اپنے مقدور کے موافق اور زکوۃ کا روپیہ داعی کو بھیجتا ہے - مجالس سیفیہ کی ساتوین مجلس مین لکھا ہی کہ زکوۃ فطر ایک صاع[1] گیہون یا ایک صاع جو ایک صاع جواری یا ایک صاع مویز ہین - اگر گیہون اور جو اور جوار سے اور مویز مین

---

[1] صاع چار مد کی برابر ہے اور ایک مد ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہی بعض نے لکھا ہی کہ صاع ۲۳۴ تولہ ہے ۱۲

تو وہ بھی عوض نقد دراہم قبل افطار کے دیوی اور چوتھی مجلس مین ذکر کیا ہے کہ
مقدس راتین ۱۷ - ۱۹ - ۲۱ - ۲۳ تاریخ کی ہین - اور مسنون روزے یہ ہین
ماہ شعبان - اور ہر ماہ کا پنجشنبہ اول و آخر اور ہر ماہ کا درمیانی چہارشنبہ

## رویت ہلال - روزۂ رمضان - عید - حج

اس فرقے کی یہ خصوصیات مین سے ہے کہ ماہ رمضان مین ایک یا دو روز قبل روزہ رکھتے ہین - اور جب ایک یا دو روزے باقی رہتے ہین تو عید کر لیتے ہین اور پورے تیس روزے نہین رکھتے - اور روزہ اول وقت افطار کرتے ہین جیسا کہ حنفیہ افطار کرتے ہین اور نماز مغرب بھی حنفیہ کی طرح اول وقت مین پڑھتے ہین - اسی طرح عشرۂ محرم کے مراسم بھی قبل سے ادا کر لیتے ہین اور مقام عرفات مین بھی ایک دو روز قبل حج بجا لاتے ہین اور وہ اس تدبیر سے ہو جاتا ہے کہ اہل سنت کو خبر تک نہین ہوتی مقام عرفات مین حج سے کئی دن قبل سے حاجیون کی آمد شروع ہو جاتی ہے اور وہ کوئی چھوٹی سی جگہ نہین کہ اگر تھوڑے سے آدمی کچھ کرین تو سب کی نظرین اونپر پڑین - پس یہ اپنے طور پر مراسم حج علحدہ اور مخفی ادا کر لیتے ہین مجھسے ایک بوہرے نے بیان کیا کہ ہم قبل سے عرفات مین پہونچ گئے اور یمن کی طرف کے اسماعیلی بھی شامل تھے یمن مین اسماعیلیون کی بڑی آبادی ہے ہم سب اسماعیلیون نے دو روز قبل کھڑے ہو کر حج کے مراسم ادا کرنے شروع کئے اور ایک نے تعلیم اسماعیلی ساکن مین یہ کام کر رہا تھا کہ بہت سے اہل سنت ہماری جماعت کو کھڑا دیکھکر وہان آگئے اور پوچھا کہ تم یہ کیا کرتے ہو ہمنے جواب دیا کہ کچھ دعا کرتے ہین وہ اس سادے جواب کو سنکر چلے گئے بعد ہمنے مزدلفہ مین اسطرح جاکر شب گذاری کہ جو راستہ ادھر کو ہے وہ طائف کے مسافرون کا راستہ بھی ہے - طائف کے آنے والے اسی راستے سے خانہ کعبہ کو جاتے ہین - پس ہم سب مزدلفہ کو روانہ ہوئے راستے مین جو لوگ عرفات کو آنے والے ملتے اور ہم سے دریافت کرتے کہ عرفات سے ابھی واپس کیون جاتے ہو تو ہم جواب دیتے کہ ہم طائف سے آرہے ہین - مکے مین ہو کر عرفات کو آئین گے اور اہل خلیفہ سے

مزدلفہ میں رات گذار کر پھر عرفات کو لوٹ آئی اور بدستور تمام حجاج کے شریک ہوئی
ایک یا دو روز پیشتر رویت ہلال ہونے کا دستور کبیسہ (لونڈ) کے قاعدے پر ہے۔

## ماہِ رمضان کے ہمیشہ تیس روزہ ہونیکی دلیل

ماہ رمضان کے تیس روزہ ہونے کا استدلال اوس حدیث سے ہوتا ہے جو فروع کافی کی کتاب الصیام کے پہلے باب میں مذکور ہے۔ عن سہل بن زیاد عن محمد بن اسمٰعیل عن بعض اصحابہ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام الی آخرہ (ترجمہ روایت) ارشاد اللہ تبارک و تعالے نے فرمایا کہ چھ روز میں دنیا کو پیدا کیا پھر سال کے دن اختیار کئے۔ اور ایک سال تین سو چون دن کا شعبان کبھی پورا نہیں ہوتا ہے اور رمضان کبھی نہیں گھٹتا ہے۔ اور فریضہ ناقص نہیں ہوتا اللہ تعالے فرماتا ہے ولتکملوا العدۃ (تعداد پوری کرو) اور شوال انتیس دن کا اور ذیقعدہ تیس دن کا اللہ تعالے فرماتا ہے وواعدنا موسے ثلثین لیلۃ واتممناہا بعشر فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ (ہمنے موسے سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور تمام کیا دس سے پس پورا ہوا وعدہ رب کا چالیس راتیں) اور ذی الحجہ انتیس دن کا اور محرم تیس دن کا پھر سب مہینے بعد اس کے ایک مہینہ پورا اور ایک ناقص ہیں۔
بوہرے اس روایت شاذہ کی پیروی سے مہینوں کا حساب کرتے ہیں حالانکہ یہ روایت ایسی ضعیف ہے کہ محمد بن اسمٰعیل اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے درمیان راوی کا نام نہیں۔ خدا جانے کون ہے۔ اور علاوہ اسکے پھر اس کی بعض روایات کثیرہ معتبرہ آئمہ علیہم السلام سے کتب اثنا عشریہ میں منقول ہیں جنمیں صاف صاف فرمایا ہے کہ ماہ رمضان کو دوسرے مہینوں کی طرح نقصان پہنچتا ہے یا یہ کہ ماہ رمضان انتیس دن کا بھی اور تیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ اور ماہ شعبان تیس یوم کا مذکور ہے۔ نسخہ صحیفۃ الصلوۃ مبتنی میں نور الدین جیوا خان اسمٰعیلی کے مطبع میں مولانا نجم الدین عبد القادر داعی کے حکم سے بلا سردار ہی فیض اللہ جیو اخان چھپا ہے اوس میں کبیسہ (لونڈ) کا حساب مندرج ہے کہ انتیس برس میں سال سوم و پنجم و ہشتم و دہم و سیزدہم و شانزدہم و نوزدہم و بست و یکم

بست و چہارم و بست و ششم و بست و نہم پر و علی ہذا القیاس پھر شروع ہی
حساب کرکے ایک دن کم کیا ہے کہ ماہ ذی الحجہ کا سی روزہ ہونا بتایا گیا ہی
لیکن کتاب الصیام فروع کافی کے دوسرے باب نادر کی ایک روایت کا مطلب
یہ ہی کہ سال گذشتہ کا جو پانچواں دن ہی وہ سال حال کا پہلا دن ہوتا ہی اور یعنی
ہی چار برس تک رہتا ہی۔ اور پانچویں سال کا پہلا دن وہ ہوتا ہی جو سال گذ
کا چھٹا دن تھا اس سے بھی یہ قاعدہ مخالف ہی۔

## ایک صحیفہ مُردے کے ساتھ قبر میں رکھا جاتا ہی

صحیفۃ الصلوٰۃ میں وہ صحیفہ درج ہی جو مرنے کے بعد قبر میں مُردے کے ساتھ
رکھا جاتا ہی وہ صحیفہ حقیقت میں عقائد میت کی تصدیق کرنے کو عامل کی جانب سے
جو اوس موقع پر داعی کی طرف سے مقرر ہو شہادت ہی۔ اوس کا مضمون میں یہاں نقل
کرتا ہوں کہیں کہیں فقرات عربی کا لفظی ترجمہ دونگا اور کہیں اصل عبارت نقل کر دونگا
اول استعاذہ ہی جو بلفظ عربی ہی۔ بار خدایا یہ تیرا بندہ ضعیف حقیر محتاج تیری
رحمت کا اسکی وفات مقررہ آئی اس کو روح[1] و ریحان سے ملا اور اس کے شبہات
سے احسان کے ساتھ درگذر کر اور اسکی روح کو ارواح انبیا و صدیقین و شہدا
و صالحین کے ساتھ ملحق کر (اور کلمات دعائیہ کے بعد ہی) بحق ملائکہ مقربین و جمع روحانیین
و ملائکۃ نورانیین و انبیاء مرسلین و بحق اپنے نبی مصطفی اور اپنے امین محمد مجتبی
بہترین عالمیاں و بحق اونکے وصی علی بن ابی طالب ابی الائمہ و بحق مولاتنا فاطمہ زہرا
السیدۃ حورا و بحق آئمہ اونکی نسل سے الحسن و الحسین و علی بن الحسین و محمد بن علی
و جعفر بن محمد و اسمٰعیل بن جعفر و محمد بن اسمٰعیل و عبداللہ مستور و احمد مستور و الحسین
المستور و المہدی و القائم و المنصور و المعز و العزیز و الحاکم و الظاہر و المستنصر و المستعلی
و الآمر و الامام الطیب ابی القاسم امیر المؤمنین و بحق اولادہم و ذریتہم و دعاتہم و بحق قائم
آخر الزمان و حجتہ کہ آئمہ دورہ صلوات اللہ علیہم اجمعین و بحق داعی الوقت و الا وقت
فلاں و ماذون فلاں و مکاسر فلاں و حدود اہ الفضلا ـ جو حکم دیتے ہیں موافق حق
کے اور عدل کرتے ہیں حسبنا اللہ و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر لا حول و لا قوۃ

---

[1] روح بالفتح آسایش و فرحت و تازگی و خنک نسیم و بوئی خوش و باد خوش ۱۲

الا باللہ العلی العظیم ۔

# ایک بوہرے کا یہ دعویٰ کرنا کہ مین حجت ہون

ایک ذی علم بوہرے نے جسکا نام عبدالحسین اور وطن کپڑونج ضلع احمد آباد تھا سنہ ۱۳۱۳ ہجری مین شہر بمبئی کے اندر یہ دعوے کیا کہ مین امام کیطرف سے حجت ہون بوہرون نے اوس سے بحث کرکے مار کُٹائی بھی کی وہ کہتا تھا کہ مین بڑے ملاجی سے مناظرہ اس شرط پر کرنے کو تیار ہون کہ ہر دین و مذہب کے دس دس علما جمع ہون دس اہل سنت وجماعت کے عالم دس اثنا عشری کے عالم دس یا دہی وغیرہ وغیرہ اور بڑے ملاجی اوس مجمع مین آلین اگر مین جھوٹا نکلون تو مین اپنا یہ دعوے چھوڑکر اونکی اطاعت کرلونگا ۔ اگر مین سچا قرار پاؤن تو وہ اور تمام بوہرے میرے مطیع ہو جاوین بمبئی سے ناگپور کو گیا اور دمِ واپسین تک وہین رہا اور بہت سے بوہرے اوس کے مطیع ہوگئے اور سنہ ۱۳۲۰ ہجری مین اوسنے انتقال کیا اوس کا قائممقام اوس کا ایک شاگرد ہوا جسکا نام حافظ غلام حسین ہے ۔

مین سنہ ۱۹۰۱ء مین رامپور سے اودیپور ملک میواڑ مین آیا تو سورت والے داعی کیطرف سے یہان ایک ذی علم بوہرہ عامل تھا جس کو شیخ عیسی بھائی بن شیخ ہبۃ اللہ بھائی کہتے تھے ۔ اس عامل کی نسبت معلوم ہوا کہ یہ بھی اوس مدعی حجت کے پاس چلا گیا تھا اور مدت تک اوس کے پاس رہا مجھے تعجب ہوا کہ یہ شخص موجودہ داعی کا خالہ زاد بھائی ہے ۔ اور اسوقت اُس کا اتنا اعتبار ہے کہ ایک بڑے شہر کی ہماری جماعت کا عامل ہے ۔ اس سے ایسا فعل خلاف کیسے سرزد ہوا ۔ معلوم ہوا کہ یہ شخص بظاہر اوس کا دوست بنکر گیا تھا اور در پردہ مقصود یہ تھا کہ اوس کی جماعت مین تفرقہ پیدا کرے اور اوس کا علم حاصل کرے برسوں روز تک عیسی بھائی اوس کے پاس رہا واپسی کے وقت [illegible] کے قریب بوہرون نے اسکو خوب پیٹا ۔ عیسی بھائی اندنون رتلام ملک مالوہ مین عامل ہے ۔

تمت بالخیر